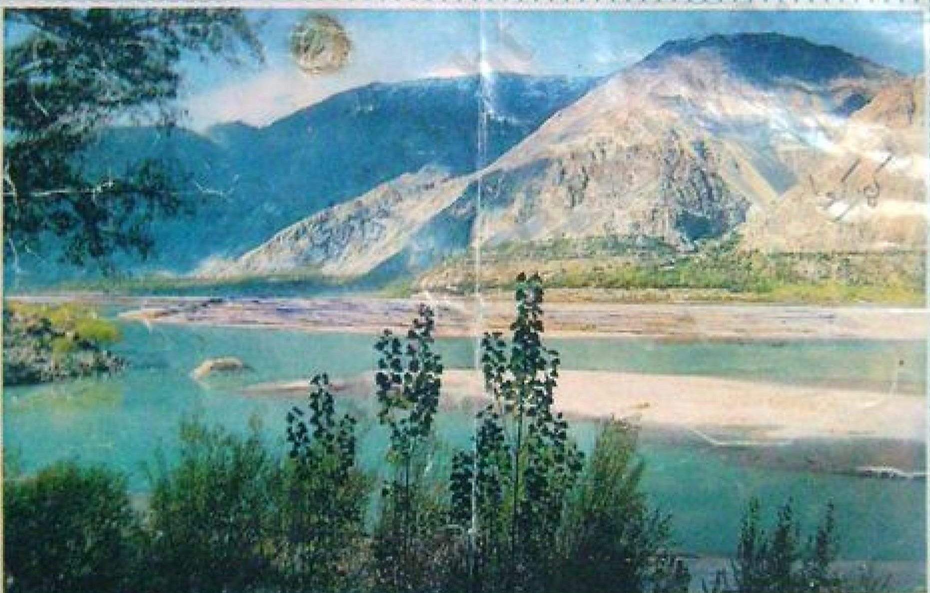
نوائے صوفیہ

انٹرنیشنل

اسلام آباد

شمارہ نمبر 89 | قیمت پندرہ روپے | مارچ 2006



خپلو بلتستان کے شمال میں واقع علاقہ کھر کوہ
اور ڈاغونی دریائے شوک کے کنارے پر

اہل صوفیہ نوربخشیہ کی خوابوں کی تعبیر مدرسہ شاہ ہمدان سکردو میں داخلہ شروع

مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ سکردو میں یکم مارچ سے درجہ اول میں داخلہ جاری ہے داخلہ کے خواہشمند طلباء مدرسہ کے دفتر سے رابطہ قائم کرکے داخلہ فارم حاصل کریں۔

شرائط داخلہ

(۱) خواہشمند امیدوار نوربخشی مسلک سے تعلق رکھتا ہو

(۲) کم ازکم مڈل پاس ہو اور جسمانی طور پر صحت مند ہو

(۳) ناظرہ قرآن مکمل کیا ہوا ہونا لازمی ہے

سہولیات

(۱) تمام نصابی کتابیں اور کاپیاں مفت فراہم کی جائیں گی

(۲) صاف ستھرے ماحول میں دینی و اخلاقی تربیت کے ساتھ ساتھ رہائش اور خوراک مفت فراہم کی جائیگی

(۳) سال میں ایک دفعہ یونیفارم مفت فراہم کی جائیگا

(۴) مروجہ تعلیم یعنی دنیاوی تعلیم کے حصول میں مواقع کی فراہمی

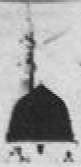
(۵) میٹرک کے حساب اور انگریزی مضامین کی تیاری کے لئے ٹیوشن کا انتظام (مفت)

ناظم اعلیٰ

مدرسہ شاہ ہمدان سکردو (رجسٹر) بلتستان

Copyright www.sufianoorbakhshia.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



احیائے تصوف کا علمبردار اور اتحاد بین المسلمین کا نقیب



انٹرنیشنل

ماہنامہ

نوائے صوفیہ

مدیر: علامہ محمد بشیر

تاریخ: مارچ 2006

شمارہ نمبر: 89

قیمت: پندرہ روپے

فہرست مضامین

برائے خط و کتابت

358-A، سیکٹر G-6/1-1،

اسلام آباد، پاکستان۔

نوٹ:

مضامین اور مندرجات کی ذمہ داری مضمون نگار اور نامہ نگار حضرات پر عائد ہوتی ہے۔

چیک، ڈرافٹ بنام

ماہنامہ نوائے صوفیہ

اکاؤنٹ نمبر 1778

UBL سیکریٹریٹ برانچ،

اسلام آباد

ایڈیٹر اینڈ پبلشر ایم بشیر نے انٹر گرافک پرنٹرز، آئی نائن فور، اسلام آباد سے چھپوا کر دفتر نوائے صوفیہ G-6/1-1،358-A، اسلام آباد سے شائع کیا۔

ذکرِ الٰہی کی فضیلت

ہادی علی تمناشگری، گلاب پور

انسان روح اور مادے کا مرکب ہے اور ایک سچے مسلمان کی زندگی گزارنے کے لئے اسے دونوں کے تقاضے پورے کرنے پڑتے ہیں ورنہ اس کی زندگی میں وہ توازن قائم نہیں رہ سکتا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو محبوب ہے جس طرح ایک مفید کامیاب اور آرام دہ زندگی گزارنے کے لئے انسانی جسم کی صحت کا دھیان رکھنا ضروری ہے ایسے ہی ایک مومن کو زندگی گزارنے کے لئے جسم میں بسنے والی روح کی صحت کی دیکھ بھال بھی ضروری ہے جسمانی صحت کے لئے جتنی اہمیت غذا کو حاصل ہے روح کی صحت کے لئے وہی حیثیت اعتکاف اور ذکر الٰہی کو حاصل ہے روح کی تندرستی بالیدگی اور پاکیزگی کے لئے اعتکاف اور ذکرِ الٰہی لازمی ہے۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ط (۲۸) (سورۃ الرعد۔ آیت نمبر 28) جان لو اللہ کے ذکر سے ہی دل اطمینان پاتے ہیں۔

انسان کی اصل قوت دل ہی ہے اور دل کی قوت ایمان سے حاصل ہوتی ہے ایمان ذکر الٰہی کی بارش سے سرسبز وشاداب ہوتا ہے اور پھر یہ قلبی اطمینان اور سکون جسمانی صحت پر بھی لازماً اثر ڈالتا ہے جس ماحول اور معاشرے میں انسان اللہ تعالیٰ کی یاد سے بے نیاز ہوتا ہے وہاں اعصابی مریضوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔ فَاَلْقٰھَا فَاِذَا ھِیَ حَیَّۃٌ تَسْعٰی (۲۰) (سورۃ طٰہٰ۔ آیت نمبر 20) جس نے میرے ذکر سے منہ موڑا اس کے لئے تنگی کا جینا ہوگا۔

لفظ ذکر کے معنی ہیں یاد کرنا۔ ذکر کی فضیلت روز الست سے ہے اسی ذکر میں صراط مستقیم کا راستہ ملتا ہے ذکر کے معنی تو یاد کرنا ہے چاہے بندہ اپنے حقیقی محبوب کو یاد کرے یا بندہ اپنے مجازی یعنی دُنیاوی محبوب کو یاد کرے۔ جس سے حد درجہ محبت کرتا ہو عربی اصطلاح میں اسے ذکر کہتے ہیں اور اُردو اصلاح میں یاد کرنا۔

حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندہ کے گمان کے ساتھ ہوں جو وہ میرے بارے میں گمان رکھتا ہے اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوں اگر وہ مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو تنہائی میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں۔ اور حدیث قدسی ہے:

طوبیٰ لمن تحرک لسانہ بذکر اللہ و فاضت عیناہ۔

یعنی خوشخبری ہے اس کے لئے جس کی زبان اللہ کے ذکر میں ہو اور آنکھوں سے آنسو بہیں۔ شاعر نے کیا خوب فرمایا ہے۔

نہ دُنیا سے نہ دولت سے نہ گھر آباد کرنے سے
تسلی دل کو ہوتی ہے خدا کو یاد کرنے سے

حدیثِ قدسی کی رُو سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ ذکرِ جلی کرنے میں کوئی ریاکاری نہیں کیونکہ ہمارے آئمہ کرام اولیائے عظام قرآن و حدیث کی روشنی میں ذکر اللہ

کثرت سے کرتے تھے چاہے ذکر جلی کی صورت میں ہو یا ذکر خفی کی صورت میں دونوں صورتوں میں ذکر اللہ کرتے تھے۔

ذکر دراصل شیطانی اور رحمانی خصلتوں کا معرکہ ہے رحمانی خصلتیں چاہتی ہیں کہ بندہ ذکر کرے جبکہ شیطانی خصلتیں چاہتی ہیں کہ بندہ ذکر سے روگرداں ہی رہے۔ جو لوگ ذکر کی راہ میں روڑے اٹکانے پر تلے نظر آتے ہیں دراصل یہ لوگ شیطان کی پوجا کرتے ہیں اور شیطان کی خواہش پورا کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں یہ بات اٹل ہے کہ رحمٰن کو خوش کرنے والے کے لئے جنت ہے اور شیطان کو خوش کرنے والے کے لئے جہنم ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو دونوں راستے بتا دیئے ہیں اب یہ انسان کی اپنی مرضی پر ہے کہ انسان کس راہ کو اختیار کرتا ہے اور کس راہ کو چھوڑتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے جو راستوں میں گشت لگاتے ہوئے اہلِ ذکر کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں پھر جب وہ کسی جماعت کو اللہ کا ذکر کرتے ہوئے پاتے ہیں تو آپس میں ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ اپنے مقصد کی طرف آ جاؤ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے وہاں جمع ہو جاتے ہیں اور ان کو اپنے پروں سے آسمان تک گھیر لیتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے بھی اس انسان کو جس کی زندگی ذکرِ الٰہی سے بھری ہو جس کا اللہ ہی کی طرف دھیان اور خیال ہو، جس کی زبان پر اللہ کے کلمات ہوں زندہ انسان، اور جس کے اندر یہ چیزیں موجود نہ ہوں اسے مردہ کی مانند قرار دیا ہے۔ حضرت ابو موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس گھر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے اس کی مثال اور جس گھر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا جاتا اس کی مثال زندہ اور مردہ کی ہے۔ (مسلم)

پھر ایک اور جگہ ارشاد فرمایا کہ اللہ کے ذکر کے بغیر زیادہ کلام نہ کیا کرو کیونکہ اس سے دل میں قساوت (سختی اور بے حسی) پیدا ہوتی ہے اور لوگوں میں وہ آدمی اللہ تعالیٰ سے زیادہ دور ہے جس کے قلب میں قساوت (سختی) ہو۔ (ترمذی) اللہ کی یاد سے آدمی اگر غافل ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کا کوئی نقصان نہیں ہوتا لیکن آدمی خود اپنے نفس کے حقیقی مفاد سے ہی غافل ہو جاتا ہے۔ فرمایا گیا کہ اے ایمان والو! تم کو تمہارے مال اور اولاد اللہ کی یاد سے غافل نہ کر دے اور جو کوئی ایسا کرے گا تو ایسے ہی لوگ آخرکار گھاٹے میں رہیں گے۔ (سورۃ المنافقون۔ آیت نمبر 9)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص کہیں بیٹھے یا لیٹے اور اس نشست میں اس نے اللہ تعالیٰ کو یاد نہیں کیا تو یہ نشست اس کے لئے بڑی حسرت اور خسران کا باعث ہو گی۔ (ابوداؤد) دنیوی زندگی میں دنیوی بہتری کی تلاش میں بھی اللہ تعالیٰ کی یاد ہی سب سے بڑا سرمایہ تقویت ہے۔ فرمایا جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور خدا کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتے رہو تاکہ تمہیں فلاح نصیب ہو جائے۔ (سورۃ الجمعہ۔ آیت نمبر 10)

اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے اس کے بندے اور اس کی بندیاں اللہ نے اپنے ان بندوں اور بندیوں کے لئے تیار کر رکھی ہے خاص بخشش اور عظیم ثواب۔ (سورۃ الاعراف۔ آیت نمبر 9) اور ایک جگہ ارشاد ہے کہ آدمی نے کوئی ایسا عمل نہیں کیا جو ذکرِ الٰہی سے بڑھ کر اسے اللہ کے عذاب سے نجات دینے والا ہو۔ ذکر میں جو کیفیت مطلوب

(باقی صفحہ نمبر 42 پر "ذکرِ الٰہی کی فضیلت")

اعتکاف

تحریر:۔ م ش کوروی

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وعھدنا الی ابراھیم و اسماعیل ان طھر بیتی للطائفین والعاکفین والرکع السجود اور ہم نے ابراہیم و اسماعیل سے عہد لیا کہ وہ اس گھر(کعبہ)کو طواف کرنے والوں، اعتکاف بیٹھنے والوں اور رکوع سجود کرنے والوں کے لئے پاک و صاف رکھیں ۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے طواف کرنے والوں ، اعتکاف بیٹھنے والوں اور رکوع و سجود بجالانے والوں کی خاطر دو عظیم الشان پیغمبر حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہم السلام کو مسجد الحرام پاک وصاف رکھنے کا حکم دیا ہے۔

لغوی لحاظ سے اعتکاف کا معنی گوشہ نشین ہونا، روکے رکھنا، چند دن کے لئے مسجد وغیرہ میں الگ بیٹھ کر عبادت کرنا ،اور انتظار کرنا ہے عزلت ،یکسوئی ، اور چلہ کاٹنا اسی کے مترادف الفاظ ہیں کیونکہ بزرگان نوربخشیہ کے نزدیک تمام نفلی عبادات میں ثواب ، تاثیر ، افادیت اور دور رس نتائج کے لحاظ سے سب سے اہم عبادت اعتکاف ہے اس لئے اس کے بارے میں چند احکامات بیان کیے جاتے ہیں تفصیل کے لئے قارئین الفقہ الاحوط باب الاعتکاف کا مطالعہ فرمائیں۔

(الف) اعتکاف سے قبل کے مسائل

اعتکاف سے پہلے درج ذیل امور کا خیال رکھے۔

1- اعتکاف کے لئے ایک ایسے استاد اور راہبر کا انتخاب کرے جو اعتکاف نشینی میں تجربہ کار ہو راہبری کی اہلیت و صلاحیت رکھتا ہو اعتکاف کے دوران معتکفین کا اچھی طرح خیال رکھنے والا ہو معتکفین کو دکھائی دینے والے مکاشفات ، معائنات اور رویا کی تعبیر و توجیہ کرنے میں ماہر ہو ۔

2- ایسے ہم خیال رفیق کار کا انتخاب کرے جو عبادت الٰہی کا ذوق و اخلاص رکھتا ہو جن کی صحبت اس کے لئے مفید اور روحانی سفر میں ان سے مدد مل سکتی ہو۔

3- اعتکاف کے لئے ایسا مقام منتخب کرے جس میں مختلف سہولیات مثلاً پانی،نماز باجماعت ، خورد و نوش کیلئے کارکن وغیرہ کا انتظام ہو اور ساتھ ہی وہ مقام بھی مقدس و پرسکون اور باعظمت بھی ہو۔

4- والدین اور اپنے اہل و عیال سے رخصت لینا مفید ہوتا ہے اعتکاف کیلئے نکلتے ہوئے ان سے اور بزرگوں سے دعا کرنے کی درخواست ضرور کرے۔

5- دورانیہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے اور اہل و عیال کے خورد ونوش کا انتظام اور موسم کے مطابق پہناوے وملبوس کا بندوبست کرے ۔

6- نئے یا اجلے لباس پہنے اور اعتکاف کا غسل یا وضو کرے

7- مرشد یا اپنے راہبر کے ہاتھ پر تجدید توبہ کرے اور دوگانہ ادا کرے۔

(ب) مقام اعتکاف

اعتکاف کے لئے ضروری ہے کہ اگر ہوسکے تو مسجد الحرام، مسجد نبوی، مسجد اقصی یا مسجد کوفہ میں اعتکاف بیٹھے آخری بہتر صورت کسی بھی جامع مسجد میں اعتکاف نشینی اختیار کرے اگر جامع مسجد کے علاوہ کسی عام مسجد یا جگہ اعتکاف بیٹھے تو جمعہ کیلئے جامع مسجد جائے۔

(ج) نیت اعتکاف اعتکاف کی نیت واجب ہے یوں نیت کرے میں اس جگہ اتنے دنوں کے لئے اعتکاف بیٹھتا ہوں قربۃً الی اللہ (نذر کے لئے لوجوبہ قربۃً الی اللہ پڑھے)۔

(د) دوران اعتکاف کے مسائل

اعتکاف کے دوران نیت کے بعد معتکف پر بعض پابندیاں لگ جاتی ہیں جن کی تعمیل لازمی ہے

1- استاد کے ہر ہر حکم کی تعمیل کرے۔

2- بلا ضرورت مقام اعتکاف سے باہر نہ نکلے اگر نکلنا ناگزیر ہو تو منہ وغیرہ اچھی طرح ڈھانپ کر نکلے اور بلا ضرورت باہر نہ رہے۔

3- اپنی مقررہ جگہ پر قبلہ رخ رہے بلا ضرورت ادھر ادھر ہرگز نہ جائے بلا ضرورت ادھر ادھر دیکھنے سے بھی اجتناب کرے کوئی وقت بے کار نہ گزارے کیونکہ بیکار کا ساتھی شیطان ہوتا ہے استاد کی نصیحت اور ہدایت کے مطابق نوافل کی ادائیگی، تسبیح خوانی، تلاوت قرآن، ذکرِ الٰہی دعا و مناجات، درود و صلوات اور تذکر و تفکر میں مشغول رہے۔

4- نماز باجماعت اور جمعہ کا التزام کرے نماز کے بعد تعقیبات، وقت کی مقررہ تسبیح اور استاد کی جانب سے معین ورد پڑھے اور مقررہ اشغال بجالائے۔

5- ہمیشہ باوضو رہے۔

6- روزہ اعتکاف کے لئے شرط ہے افطار اور سحری کے وقت کم از کم کھائے پیئے کیونکہ زیادہ کھانے پینے سے وقت کا زیاں اور سستی پیدا ہوتی ہے۔

7- ہمیشہ ہوشیار رہے سستی وغفلت بالخصوص افکارفاسدہ و خیالات پراگندہ سے ہوشیار رہے جب بھی ان کا شکار ہوں استغفار پڑھے، راہبر طریقت کے مشورے سے سستی بھگانے کا اہتمام کرے اور اپنے استاد کو بھی مطلع کرے۔

8- نیند یا اونگھ آنے کی صورت میں اسے دور کرنے کی کوشش کرے اگر نیند کا غلبہ ہوجائے تو ہر قسم کا ورد ترک کرکے بیٹھے بیٹھے تھوڑی سی نیند لے اور وضو کرکے ہشاش بشاش ہو جائے۔

9- دوران اعتکاف صرف اور صرف اللہ سے لو لگائے رہے گھر بار اور مشاغل دنیا سے دل کو پاک و صاف رکھے۔

(بقیہ صفحہ نمبر 42 پر "اعتکاف")

اخلاق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور دور حاضر

ماسٹر محمد علی کوروی، ایم اے (مدرس ہائی سکول تھکس)

نٓ وَالْقَلَمِ وَ مَا یَسْطُرُوْنَ لا (1) مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّکَ بِمَجْنُوْنٍ ج (2) وَ اِنَّ لَکَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ ج (3) وَ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ (4) (سورۃ القلم، آیات نمبر 1 تا 4)

ترجمہ: قسم ہے قلم کی اور اس کی جو لکھتے ہیں، تو اپنے رب کے فضل سے دیوانہ نہیں، بیشک تیرے لئے بے انتہا ثواب ہے، اور بیشک تو بہت بڑے اخلاق پر ہے۔

تفسیر: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نون یعنی دوات کو پیدا کیا اور قلم کو پیدا کیا، پھر فرمایا ''لکھ'' اس نے پوچھا ''کیا لکھوں'' فرمایا ''جو قیامت تک ہونے والا ہے، اعمال نیک ہوں یا بد، روزی حلال ہو یا حرام، پھر یہ بھی کہ کونسی چیز دُنیا میں کب جائے گی، کس قدر رہے گی، کیسے نکلے گی، پھر اللہ تعالیٰ نے بندوں پر محافظ فرشتے مقرر کئے اور کتاب پر داروغے مقرر کئے، محافظ فرشتے ہر دن ان کے عمل خازن فرشتوں سے دریافت کر کے لکھ لیتے ہیں جب رزق ختم ہو جاتا ہے عمر پوری ہو جاتی ہے اجل آ پہنچتی ہے تو محافظ فرشتے داروغہ فرشتوں کے پاس آ کر پوچھتے ہیں کہ بتاؤ آج کے دن کا کیا سامان ہے؟ وہ کہتے ہیں بس اس شخص کے لئے ہمارے پاس اب کچھ بھی نہیں رہا یہ سن کر یہ فرشتے نیچے اترتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ وہ مر گیا۔

اس بیان کے بعد حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا تم تو عرب ہو کیا تم نے محافظ فرشتوں کے بابت یہ نہیں پڑھا ''انا کنا نستنسخ ما کنتم تعملون'' مطلب یہ ہے کہ ہم تمہارے اعمال کو اصل سے نقل کر لیا کرتے تھے۔

یہ تو تھا لفظ نون کے متعلق بیان اب قلم کی نسبت سنئے بظاہر مراد یہاں عام قلم ہے جس سے لکھا جاتا ہے جیسے، اور جگہ فرمان عالی شان ہے۔ اَلَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ لا ہ یعنی اس اللہ نے قلم سے لکھنا سکھایا، پس اس کی قسم کھا کر اس بات پر آگاہی کی جاتی ہے کہ مخلوق پر میری ایک نعمت یہ بھی ہے کہ میں نے انہیں لکھنا سکھایا جس سے علوم تک ان کی رسائی ہو سکے اس لئے اس کے بعد فرمایا ''**وما یسترون**'' یعنی اس چیز کی قسم جو لکھتے ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر) صفحہ 403۔

سعدیؒ فرماتے ہیں مراد اس سے فرشتوں کا لکھنا ہے جو بندوں کے اعمال لکھتے ہیں، اور مفسرین کہتے ہیں اس سے مراد وہ قلم ہے جو قدرتی طور پر چلا اور تقدیریں لکھیں آسمان و زمین کی پیدائش سے چالیس ہزار سال پہلے، اور اس قول کی دلیل میں یہ جماعت وہ حدیثیں وارد کرتی ہے جو قلم کے ذکر میں مروی ہیں۔ (ابن کثیر)

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ قلم سے مراد وہ قلم ہے جس سے ذکر لکھا گیا۔

پھر فرمایا اے نبی تو بحمد اللہ دیوانہ نہیں جیسے تری قوم کے جاہل منکرین کہتے ہیں، بلکہ تیرے لئے اجر عظیم ہے

اور ثواب بے پایاں ہے جو نہ ختم ہو نہ ٹوٹے نہ کٹے کیونکہ تو نے حق رسالت ادا کر دیا ہے اور ہماری راہ میں سخت سے سخت مصیبتیں جھیلی ہیں ہم تجھے بے حساب بدلہ دیں گے تو بہت بڑے خلق پر ہے یعنی دین اسلام پر اور بہترین ادب پر ہے۔ (ابن کثیر) بنو سواد کے ایک شخص نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ آنحضرت ﷺ کا اخلاق کیسا تھا، تو آپ نے فرمایا آپ ﷺ کا خلق قرآن کریم تھا، پھر آیت "وانک لعلی خلق عظیم" پڑھی اس نے کہا کوئی ایک آدھا واقعہ تو بیان کیجئے۔ ام المومنینؓ نے فرمایا سنو! ایک مرتبہ میں نے بھی آپ ﷺ کے لئے کھانا پکایا اور حضرت حفصہؓ نے بھی میں نے اپنی لونڈی سے کہا دیکھ اگر میرے کھانے سے پہلے حضرت حفصہؓ کے ہاں کا کھانا آجائے تو تو برتن گرا دینا چنانچہ اس نے یہی کیا اور برتن بھی ٹوٹ گیا، حضور ﷺ بکھرے ہوئے کھانے کو سمیٹنے لگے اور فرمایا اس برتن کے بدلے ثابت برتن تم دو واللہ اور کچھ۔ ڈانٹا ڈپٹا نہیں۔ (مسند احمد بحوالہ ابن کثیر) حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس سال خدمت کی لیکن کبھی کسی دن آپ نے مجھے اُف تک نہیں کہا کسی کرنے کے کام کو نہ کروں یا نہ کرنے کے کام کو کر گزروں تو بھی ڈانٹ ڈپٹ تو کجا اتنا بھی نہ فرماتے کہ ایسا کیوں ہوا؟ حضور ﷺ سب سے زیادہ خوش خلق حضور ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم نہ تو ریشم ہے نہ کوئی اور چیز۔

حضور ﷺ کے پسینہ سے زیادہ خوشبو والی چیز میں نے تو کوئی نہیں سونگی نہ مشک اور نہ عطر۔ (بخاری و مسلم)

صحیح بخاری شریف میں ہے حضرت براءؓ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ خوبصورت اور سب سے زیادہ خلیق تھے آپ ﷺ کا قد نہ تو بہت لمبا تھا نہ آپ پست قامت تھے۔ شمائل ترمذی میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے نہ تو کبھی کسی خادم یا غلام کو مارا نہ بیوی بچوں کو نہ کسی اور کو، ہاں اللہ کی راہ کا جہاد الگ چیز ہے، جب کبھی دو کاموں میں آپ ﷺ کو اختیار دیا جاتا تو آپ ﷺ اسے پسند کرتے جو زیادہ آسان ہوتا، ہاں یہ اور بات ہے کہ اس میں کچھ گناہ ہو تو آپ ﷺ اس سے بہت دور ہو جاتے، کبھی بھی حضور ﷺ نے اپنا بدلہ کسی سے نہیں لیا ہاں یہ اور بات ہے کہ کوئی اللہ کی حرمتوں کو توڑتا ہو تو آپ ﷺ اللہ کے احکام جاری کرنے کے لئے ضرور انتقام لیتے۔ مسند احمد ہے کہ حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں میں بہترین اخلاق اور پاکیزہ ترین عادتوں کو پورا کرنے کے لئے آیا ہوں۔

ذرا ٹھہریئے اور غور کیجئے۔

حضور ﷺ کے بارے میں اتنا کچھ پڑھ لیا۔ کیا ہم نے اپنی گریبان میں جھانک کر دیکھا ہے؟ کیا ہم حضور ﷺ کی ان احادیث پر عمل کرتے ہیں؟ اگر ہاں میں جواب ہے تو مبارک ہو، اللہ اور بھی توفیق دے اور اگر جواب نفی میں ہو تو کیا آپ عملاً حضور ﷺ کی ان احادیث مبارکہ کا انکار تو نہیں کر رہے اگر ایسا ہے تو خدارا آج سے یہ عہد کیجئے کہ میں آئندہ حضور ﷺ کی احادیث مبارکہ پر عمل کروں گا، اور اللہ سے توفیق مانگئے انشاء اللہ ضرور توفیق دے گا۔ (جاری ہے)

☆☆☆

اسلام امن و سلامتی کا دین ہے

اے۔ کیو براوی

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات دین ہے۔ اس میں انتہا پسندی کی بالکل اجازت نہیں ہے۔ اسلام دین و دنیا دونوں کو ساتھ لے کر چلنے کا حکم دیتا ہے۔ ہمارا مذہب راہبانہ زندگی کو پسند نہیں کرتا ہے۔ اس میں جہاں حقوق اللہ بتائے گئے ہیں وہاں حقوق العباد پر بھی زور دیا گیا ہے۔ اس بات سے اندازہ ہوتا ہے کہ اسلام میں کس قدر توازن و اعتدال پسندی ہے۔ اسلام ہر انسان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ اگر ہم سیرت رسول ﷺ کا جائزہ لیں اور رسول ﷺ کی سیرت پاک کی روشنی میں زندگی بسر کریں تو کسی کو بھی ہمارے اندر انتہا پسندی نظر نہیں آئے گی۔ حضور اکرم ﷺ کی سیرت سے ہمیں عفو و درگزر، صبر و تحمل کا سبق ملتا ہے۔ آج ہمیں اگر معاشرے سے دہشت گردی اور شدت پسندی کا مکمل خاتمہ کرنا ہے تو ضروری ہے کہ ہم ان عناصر کا جائزہ لیں جن کی بدولت دہشت گردی بڑھ رہی ہے اور ان مسائل کا خاتمہ کریں۔ مگر افسوس آج ہمیں دین کی باتوں کو قرآن پاک اور رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے جاننا ناگوار گزرتا ہے۔ بلکہ قرآن پاک کے ترجمے کو اپنے ذاتی حقائق کی طرف موڑ دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ تشریح کرتے ہوئے اس کے مفہوم کو بدل دیتے ہیں اور دین اسلام کی جو پہلو قرآن پاک اور رسول اکرم ﷺ نے بتائے ہیں اس کو ہم فرقہ اسلام اپنے اپنے طرف سے مختلف نظر سے بیان کرتے ہیں جس کا دوسرے فرقے کے علماء مخالفت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو کافر تک کے الفاظ کہنے سے دریغ نہیں کرتے ہیں۔ اس طرح اسلام مختلف گروپس میں تقسیم ہو کر رہ گیا ہے۔ اگر علماء دین حضور کریم ﷺ کی زندگی اور دوسرے اولیاء کرام کی زندگیوں کی طرف نظر ڈالیں تو ہمیں سبق ملتا ہے۔ اس پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔ ان بزرگ ہستیوں کی زندگی پر نظر ڈالیں تو کبھی اختلاف نظر نہیں آئے گا بلکہ ان کا کردار اور اخلاق تو ایسا تھا کہ ہر سلسلہ کے امام و مریدین ایک دوسرے کو احترام کی نگاہ سے دیکھا کرتا تھا ان کے اخلاق محبت اور کردار کو دیکھ کر غیر مسلم بھی متاثر ہوتے تھے اور وہ کہتے تھے کہ یہی لوگ اللہ کے سچے بندے ہیں اور وہ دلوں کے جوڑنے والے بندے تھے جبکہ آج کل ہم دلوں میں نفرت پیدا کرتے ہیں۔ ایسا کرنے سے دوستی دشمنی میں بدل جاتی ہے۔ آپ رسول اللہ ﷺ کی زندگی کو لے لیں جب آپ ﷺ نے مکہ کو فتح کیا تو کافروں کو بھی مالی اور جانی تحفظ فراہم کیا جو اسلام کے بدترین دشمن تھے اس کو بھی معاف کر دیا تھا اخوت اور بھائی چارے کی گھٹا قائم کر دی گئی۔ اگر آپ خطبہ حجۃ الوداع کی طرف نظر دوڑائیں تو اللہ کے حبیب ﷺ فرماتے ہیں کہ اے ایمان والو! تم سب ایک دوسرے کے بھائی ہو۔ ایک مسلمان بھائی پر فرض ہے کہ وہ اپنے دوسرے مسلمان بھائی کی عزت و

(بقیہ صفحہ نمبر 43 پر "اسلام امن و سلامتی کا دین ہے")

تصوّف محمدیؐ کا نچوڑ

شیر علی فیضی براہوی، متعلم مدرسہ شاہ ہمدان سکردو

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم والہ واصحابہ اجمعین o اما بعد قال اللہ فی القران المجید اِنَّ الدِّینَ عِندَاللہِ الْاِسلَامُ o ”بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ دین اسلام ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے انسان کو روح اور جسم کے دو مختلف عناصر کا مجموعہ بنا کر اس کی سرشت میں فطری طور پر دونوں قسم کی ضرورت کا داعیہ رکھ دیا ہے۔ جس طرح جسم کی بقا و سلامتی کے لئے مادی ضروریات کا حصول ضروری ہے اسی طرح روح بھی ایک مخصوص خوراک اور ماحول کا تقاضا کرتی ہے انسان کے لئے اس دُنیا میں دونوں اقسام کی ضروریات کی تکمیل کا قدرتی نظام موجود ہے جسم کی خوراک خورد و نوش، لباس، رہائش اور دیگر ضروریات زندگی کے لئے قدرتی وسائل ہیں۔ اور روح کی خوراک عبدیت کے تقاضوں کی تکمیل ہے۔ جس کے لئے انبیائے کرام کے ذریعے اللہ تعالیٰ مکمل اصول و ضوابط مہیا فرماتا ہے۔ حتیٰ کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور قرآن مجید کی صورت میں انسانیت کو ایک واضح نصب العین عطا کیا۔ اسلام نے روح اور جسم کے تقاضوں میں مضمر فوائد و نقصانات کو بھی واضح کر دیا۔ پھر انسان کو عقل، تدبر اور تفکر کی نعمت سے نواز کر اسے پورا پورا اختیار دیا کہ روحانی اور جسمانی ضروریات اور تقاضوں کی تکمیل میں جسے چاہے اولیت دے۔

اس لئے اللہ تعالیٰ ہر دور میں اپنے دین کو محفوظ کرنے کے انتظامات فرماتا ہے۔ اسلام چونکہ دینِ الٰہی ہے۔ حفاظت دین پر مامور ہونے والے خوش نصیب لوگوں میں اکثریت طبقہ صوفیاء کی رہی ہے جنہوں نے ہر باطل کا ہر سطح پر ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اسلام کی گرتی ہوئی ساکھ کو نہ صرف بچایا بلکہ اسے بام عروج تک پہنچا دیا۔ یہ اتنی بڑی حقیقت ہے کہ دشمنان اسلام بھی اس سے انکار کی جرأت نہیں کر سکا۔ بقول شاعر:

اسلام کے شیروں کو مت چھیڑنا ورنہ
تکبیر کے نعروں سے دُنیا کو ہلا دیں گے
اسلام زمانے میں دبنے کو نہیں آیا
تاریخ میں یہ مضمون ہم تم کو دکھا دیں گے

حقیقت یہ ہے کہ اسلام کا روحانی نظام یعنی تصوف ہی موجودہ سائنس کی طرح انسان کو روحانی مشاہدات تک پہنچ کر اسے عین الیقین اور حق الیقین کے درجے پر فائز کر سکتا ہے۔ اور مادیت زدہ ناپاک باطن اسی سے پاکیزگی کی نعمت سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ صوفیائے اسلام کا طریقہ ہی وہ صحیح طریقہ ہے جس کے ذریعے انسان تمام ابلیسی و مادی خطرات سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ ہمارے نزدیک تصوف شریعت محمدیؐ سے ہٹ کر کوئی الگ نئی چیز نہیں بلکہ جس طرح

(بقیہ صفحہ نمبر 43 پر ”تصوف محمدی کا نچوڑ“)

درود و سلام

تحریر: شمیم چودھری

الصلوٰۃ والسلام دراصل اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور کی جانے والی بہت اعلیٰ وارفع درجے کی دعا ہے جو رسول کریم ﷺ خیر البشر کی ذات گرامی سے اپنی ایمانی وابستگی اور وفا کے اظہار کے لئے آپ ﷺ کے حق میں کی جاتی ہے۔ اور اُس کا حکم خود اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر بندے کو قرآن پاک میں بڑی پیاری تمہید کے ساتھ دیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے محمد ﷺ پر درود وسلام بھیجتے ہیں اس لئے اے ایمان والو! تم آپ ﷺ پر درود وسلام بھیجا کرو۔ (سورۃ احزاب)

اس آیات مبارکہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اہل ایمان کو مخاطب کر کے فرمایا گیا کہ وہ اللہ کے پیارے نبی محمد ﷺ پر صلوٰۃ والسلام بھیجا کریں جس طرح اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے آپ ﷺ پر صلوٰۃ والسلام بھیجتے ہیں۔ اور یہ بھی تاکید کی گئی کہ تم نہ صرف ایک بار سلام بھیجو بلکہ اس عمل کو اپنا معمول بنالو کیونکہ یہ بلاشبہ بہت بڑا امتیاز ہے۔ اور نبی کریم ﷺ کے خصائص میں سے ہے دیکھا جائے تو صلوٰۃ والسلام کے معنی بے پناہ وسیع ہے۔ تکریم وتعریف، مدح وثنا، رفع مراتب، برکت ورحمت اور پیار ومحبت وارادۂ خیر، یہ سب صلوٰۃ والسلام کے مفہوم میں ہیں اللہ تعالیٰ کی یہ خاص الخاص عنایت اور نوازش ہے کہ وہ اپنے نبی ﷺ کو بلند ترین مقام پر پہنچانا چاہتا ہے اس لئے فرشتے بھی ان کے تکریم وتعظیم اور مدح وثنا کرتے ہیں۔ اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے پیش از پیش الطاف وعطیات اور بلند درجات کی دعائیں کرتے ہیں۔ اس لئے ایمان والوں کو بھی اہتمام کے ساتھ ایسا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ عمل بے حد محبوب اور عظمت والا ہے چونکہ امت مسلمہ پر آپ ﷺ کی عظیم احسانات کا بھی حق ہے کہ وہ آپ ﷺ کے حضور عقیدت ومحبت، وفاداری و نیازمندی اور ممنونیت کا نذرانہ پیش کریں اس لئے درود وسلام کا یہ طریقہ مقرر کیا گیا۔ بلکہ اپنے ہی نفع کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا وثواب اور رسول کریم ﷺ کا روحانی قرب اور آپ ﷺ کی خاص عنایت حاصل کرنے کے لئے درود و سلام پڑھا جاتا ہے چنانچہ حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی علی ثانیؒ نے دعوت صوفیہ میں اورادفتحیہ میں صلوٰۃ والسلام کا مذکورہ طریقہ ہمارے لئے تعلیم فرمایا گیا ہے جو کہ مسلک صوفیہ نوربخشیہ کے ہاں بعد از نماز صبح نمازی حضرات گول دائرہ کی شکل میں بیٹھ کر ادا کرتے ہیں۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
(اے اللہ کے رسول آپ پر درود و سلام ہو)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ
(اے اللہ کے حبیب آپ پر درود و سلام ہو)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا خلیل اللہ
(اے اللہ کے خلیل آپ پر درود و سلام ہو)

الصلوۃ والسلام علیک یا نبی اللہ
(اے اللہ کے نبی آپ پر درود و سلام ہو)
الصلوۃ والسلام علیک یا صفی اللہ
(اے اللہ کے برگزیدہ آپ پر درود و سلام ہو)
الصلوۃ والسلام علیک یا خیر خلق اللہ
(اے اللہ کی مخلوق میں سب سے افضل آپ پر پر درود وسلام ہو)
الصلوۃ والسلام علیک یا من ارسلہ اللہ
(اے اللہ کے مرسل آپ پر درود و سلام ہو)
الصلوۃ والسلام علیک یا من زینۃ اللہ
(اے اللہ کے آراستہ از مکارم آپ پر درود و سلام ہو)
الصلوۃ والسلام علیک یا من شرفہ اللہ
(اے اللہ کے مشرف کردہ آپ پر درود و سلام ہو)
الصلوۃ والسلام علیک یا من کرم اللہ
(اے اللہ کے کرامت دادہ شدہ آپ پر درود و سلام ہو)
الصلوۃ والسلام علیک یا من عظمہ اللہ
(اے اللہ کی تعظیم دادہ شدہ آپ پر درود و سلام ہو)
الصلوۃ والسلام علیک یا سید المرسلین
(اے مرسلین کے سردار آپ پر درود و سلام ہو)
الصلوۃ والسلام علیک یا امام متقین
(اے پرہیزگاروں کے امام آپ پر درود و سلام ہو)
الصلوۃ والسلام علیک یا خاتم النبیین
(اے خاتم الانبیاء آپ پر درود و سلام ہو)
الصلوۃ والسلام علیک یا شفیع المذنبین
(اے گناہگاروں کے سفارشی آپ پر درود و سلام ہو)
الصلوۃ والسلام علیک یا رحمۃ اللعالمین
(اے تمام جہانوں کی رحمت آپ پر درود و سلام ہو)
الصلوۃ والسلام علیک یا رسول رب العلمین
(اے جہانوں کے پالنہار کے رسول آپ پر درود وسلام ہو)

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ایک خاص احسان یہ بھی ہے کہ وہ ہمارے درود وسلام کا ہدیہ رسول پاک ﷺ تک فرشتوں کے ذریعے پہنچاتا ہے بلکہ درود وسلام بھیجنے والاے بندے کو اپنی رحمت و برکات سے نوازتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو بندہ مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اُس پر دس مرتبہ رحمت فرمائے گا۔

اس حدیث مبارکہ سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اگر ہم ایک بار نبی آخر الزمان پر درود وسلام بھیجیں گے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کے بدلے میں دس بار ہم پر رحمت فرمائے گا۔ اندازہ لگائیں کہ رب کریم نے اپنے حبیب ﷺ کو کتنا اعلیٰ مرتبہ اور مقام عطا فرمایا ہے کہ جو بندہ آپ ﷺ کی محبت اور احترام میں درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ نے اُس پر دس مرتبہ درود بھیجنے کا دستور اپنے لئے مقرر فرماتا ہے۔

حضرت ابوطلحہؓ انصاری فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ ایک دن تشریف لائے تو آپ ﷺ کے چہرہ انوار پر خوشی اور بشاشت کے آثار نمایاں تھے۔ (اس کا سبب بیان کرتے ہوئے) آپ ﷺ نے فرمایا ''آج جبرائیل آئے اور انہوں نے بتایا کہ تمہارا رب فرماتا ہے کہ اے محمد ﷺ کیا یہ بات تمہیں راضی اور خوش نہیں کر دے گا کہ تمہارا جو اُمتی تم پر ایک درود بھیجے گا میں اس پر دس بار درود بھیجوں گا اور جو تم پر ایک سلام بھیجے گا میں اُس پر دس سلام بھیجوں گا۔

(بقیہ صفحہ نمبر 44 پر ''درود وسلام'')

حقوق العباد

فاچو ذاکر حسین

حضورﷺ نے فرمایا کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اس سے دھوکہ نہیں کرتا اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں اس وقت تک رہتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو کہ صرف عقیدہ و ایمان ہی نہیں بلکہ مکارم اخلاق کی بھی تعلیم دیتا ہے۔ وہ انسان کے اخلاق و عادت کو سنوارتا ہے اور انسان میں اخلاق حسنہ پیدا کرتا ہے۔

ایک حدیث میں حضورﷺ نے مسلمانوں کی باہمی محبت اور ہمدردی کے بارے میں فرمایا کہ تمام مسلمان ایک جسم کی طرح ہیں اگر ایک عضو بیمار ہو جائے تو سارا جسم اس کی خاطر بے خوابی کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس طرح اگر ایک مسلمان کو دنیا کے کسی بھی کونے میں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو سارے مسلمان اس کی خاطر بے چین اور پریشان ہو جاتے ہیں جب تک اس کی وہ تکلیف دور نہ ہو جائے وہ چین سے نہیں بیٹھتا اس کے علاوہ آپ نے فرمایا جس نے کسی مسلمان کا ایک دکھ کم کیا اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کے دکھوں میں سے ایک دکھ کم کر دے گا۔ مذہب اسلام انسانوں کو ایک دوسرے کی مدد کے علاوہ دوسرں کے عیب چھپانے کی بھی تلقین کرتا ہے اور جس نے کسی مسلمان کے عیب پر پردہ ڈالا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے عیبوں پر پردہ ڈالے گا۔ اس کے علاوہ اسلام میں ایسی باتوں اور کاموں سے منع فرمایا ہے کہ جس سے کسی مسلمان کو دکھ یا نقصان پہنچتا ہو۔ اس کے علاوہ حضورﷺ نے فرمایا کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مومن وہ ہے کہ جس سے لوگوں کے خون اور اموال محفوظ رہیں۔

خدمت خلق میں پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرنا بھی شامل ہے۔ اس سلسلے میں آپﷺ نے پڑوسی کے حقوق کی اہمیت کے بارے میں بتایا کہ وہ آدمی جنت میں نہیں جائے گا۔ جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہیں۔

اسلام ایک ایسا مذہب ہے کہ جس میں یتیموں، مسکینوں، بوڑھوں غرض تمام انسانیت کے ساتھ اچھا اور نیک سلوک کرنے کی تلقین کی گئی ہے بلکہ فرمایا گیا ہے کہ مسکین کی مدد کرنے والا اللہ کی راہ میں مجاہد کی طرح ہے۔ ان احادیث مبارکہ کی روشنی میں حضورﷺ نے خدمت خلق کی اہمیت کو واضح کر دیا ہے۔ لہٰذا دنیا میں وہی قومیں راحت و سکون اور کامیابی سے ہمکنار ہوتے ہیں۔ جس کے افراد میں خدمت خلق کا جذبہ ہو۔ خدمت خلق کا جذبہ ایک وسیع جذبہ ہے کہ جس میں انسان اپنے سکون و چین کو چھوڑ کر دوسرے کی مصیبت کو دور کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اپنی ضرورت سے زیادہ دوسرے کی ضرورت کو اہمیت دیتا ہے۔ دراصل یہ ایک بڑی قربانی ہے جس کا اجر صرف اللہ تعالیٰ ہی دے سکتا ہے۔

(بقیہ صفحہ نمبر 45 پر "حقوق العباد")

سماجی بہبود میں صوفیائے عظام کا کردار

غلام نبی شگری، گلاب پوری، حال کراچی

انسانی فلاح کا تصور

یہ سچ ہے کہ انسان جسم و روح کا مجموعہ ہے۔ وہ بے پناہ باطنی و ظاہری کمالات اور متنوع ملکوتی و شیطانی صفات کا حامل ہے اور خالق کائنات کے کمال تخلیق کا مظہر ہے۔ بزم کونین کی تمام تر رونقیں اس کے دم قدم سے ہیں۔ خیر و شر، حق و باطل اور تعمیر و تخریب کے سوتے اس کے وجود سے پھوٹتے ہیں اور وہی اپنے عقل و شعور اور تخلیقی صلاحیتوں سے انسانی معاشرے کی صورت گری کرتا ہے۔ رزم خیر و شر سے عبارت اس کارزار حیات میں انسان کی حقیقی کامیابی دائمی سعادت اور ابدی فوز و فلاح کا راز قلب و روح کو وساوس شیطانی اور خواہشات نفسانی سے پاک کر کے خالق حقیقی کی متعین کردہ راہوں پر چل کر زندگی بسر کرنے میں مضمر ہے۔

دنیوی و اخروی زندگی میں فوز کبیر، فوز مبین اور فلاح و نجات فقط اہل ایمان کا حصہ ہے قرآن کریم انہیں مومنین، متقین، موقنین، خاشعین، محسنین، مخلصین، شاکرین، ذاکرین، صابرین، صادقین، قانتین، صالحین، مستغفرین، مجاہدین، خائفین، عابدین، حافظین اور ابرار جیسے پیارے القاب سے یاد کرتے ہیں۔

صوفیاء کی پہچان

مذکورہ بالا صفات کے حامل ان ایماندار، پرہیزگار اور تقویٰ شعار اہل ایمان کو قرآن حکیم نے حزب اللہ اور خیر البریہ یعنی بہترین مخلوق قرار دیا ہے یوں تو وہ سب بارگاہ الٰہی میں مقبول و محبوب ہیں مگر حسن کارکردگی اور اخلاص عمل کے حوالے سے باہم ایک دوسرے سے فضیلت رکھتے ہیں ان میں سے کچھ وہ ہیں جو درجہ احسان پر فائز ہیں جنہیں ان کے خالق حقیقی نے جو بڑا صاحب فضل عمیم ہے اپنی رحمت خاصہ کے لیے منتخب کر لیا ہے۔ ان کے رب کے ہاں ان کے لیے اجر خاص ہے اور جن کی علامت یہ ہے کہ ان کا دل ذکر الٰہی سے معمور ان کے شب و روز انسانیت کی خدمت کے لیے وقف اور ان کے چہروں پر نفس مطمئنہ کی شگفتگی اور فوز و فلاح کی راحت جھلکتی ہے۔ وہ اپنے رب کے جوار رحمت میں صدق و اخلاص کی نعمتوں سے سرفراز غم و حزن سے بے نیاز رب کریم کی رحمت خاصہ سے فیض یاب ہے اصطلاح مباحث سے قطع نظر الٰہی مقبولان بارگاہ کو اسلامی معاشرے میں اغواث و ابدال، اخیار، صوفیاء، اولیاء، صالحین، بزرگان دین اور دیگر القاب سے یاد کیا جاتا ہے صوفیاء کرام اپنے اعلیٰ انسانی اوصاف اور روحانی کمالات اور مخلوق خدا سے بے لوث محبت و خدمت کے باعث ہر دور میں مرجع خلائق و رشد و ہدایت کا سرچشمہ رہے ہیں۔ انہوں نے انسانی معاشرے کی اسلامی خطوط پر اصلاح و تشکیل میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔

ابو محمد عبدالغنی بن سعید الحافظ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ولید بن قاسم سے پوچھا۔ صوفی کیا نسبت ہے؟ تو انہوں نے

فرمایا کہ زمانہ جاہلیت میں ایک قوم تھی جن کو صوفہ کہتے تھے۔ وہ لوگ اللہ کے واسطے الگ ہوئے تھے اور کعبہ میں وطن کر لیا تھا تو جو کوئی ان سے مشابہ ہو وہ صوفیہ ہے۔

دیگر جماعت کہتے ہیں کہ صوفی منسوب ہے صوف کی طرف یہ نام اس قوم کی طرف جو دوسو ہجری سے پہلے ظاہر ہوا تصوف اس چیز کا نام ہے کہ نفس کو کوشش اور ریاضت سے اخلاق رذیلہ سے پھیرے اور اخلاق جمیلہ مانند زہد و حلم اور اخلاص و صدق وغیرہ خصائل حسنہ پر آمادہ کرے۔ جس سے دُنیا میں مدح اور آخرت میں ثواب حاصل ہوتا ہے۔

حضرت جنید بن محمد سے تصوف کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو فرمایا کہ ہر بُرے اخلاق سے نکلنا اور نیک خلق میں داخل ہونا۔ رویمؒ کہتے ہیں کہ کُل مخلوق تو رسوم پر بیٹھ رہی اور یہ گروہ صوفیہ حق پر بیٹھا ہے۔

حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ جنہیں سلطان اولیاء برہان الاصفیاء وارث انبیاء والمرسلین مرشد اولیاء و طریق الحق الیقین قطب الاقطاب الکامل والمکمل الہمدانی علی ثانی کے القاب سے یاد کیا جاتا ہے۔ چودھویں صدی عیسوی کی ایک بڑی شخصیت تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کئی ملکوں میں اسلام کی تبلیغ فرمائی۔ ایران، روس، افغانستان اور برصغیر پاک و ہند کے کئی علاقوں میں آپؒ کی تبلیغ اور دینی خدمات زیادہ نمایاں ہیں اور آپ نے کشمیر، بلتستان اور دیگر علاقوں میں خدمت سرانجام دی۔ آپؒ اور آپ کے ساتھ آنے والی سینکڑوں ایرانی سادات کی اولاد اب بھی برصغیر کے کئی علاقوں میں موجود ہے۔ آپؒ کے سفر و سیاحت کے حالات خلاصۃ المناقب اور نویں صدی ہجری کے ایک مؤلف شیخ حیدر بدخشی کی کتاب مستورات (منقبۃ الجوہر) میں تفصیل سے دیکھی جا سکتی ہے۔ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد انسانی ہمدردی اور خدمت خلق کو جس گروہ نے سب سے زیادہ فروغ بخشا وہ یہی صوفیاء اکرامؒ کا طبقہ ہے جنہیں معاشرے میں تصوف کے نام سے یاد کیا جاتا ہے تصوف اسلامی تاریخ کے مختلف ادوار میں انسانی ہمدردی صلح و آشتی معاشی انصاف سماجی عدل و مساوات اور احترام انسانیت کی ایسی تحریک بن کر ابھرا۔ جس نے ایک عالم کو اپنے لپیٹ میں لے لیا۔ اس طبقے کے لوگ ایسے بلند کردار انسان دوست اور بااخلاق تھے کہ انہوں نے رنگ و نسل و مذہب و ملت پہچاننے کی تبلیغ کی۔ مختلف سلاسل تصوف سے وابستہ مشائخ نے سماجی خدمات کے میدان میں گراں قدر خدمات انجام دی اور اسلام کی پاکیزہ تعلیمات پر اس طرح عمل کر دکھایا کہ تاریخ کے اوراق جگمگا اٹھے۔

تاریخ اسلام کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اولیاء کرام اخلاق مصطفیٰ ﷺ کا حقیقی مظہر ہے علماء ظاہر کی طرح انہوں نے دین کو دُنیا طلبی جاہ پسندی اور عزت و شہرت کے حصول کا ذریعہ نہیں بنایا بلکہ انسانوں سے محبت ان کا مذہب اور مخلوق خدا کی شب و روز خدمت ان کی زندگی کا نصب العین تھا سماجی جبر اور معاشی استحصال کے شکنجے میں تڑپتی مقہور اور مظلوم اقوام کے لئے ان کے وجود نجات بندہ کے روپ میں سامنے آیا۔ ابتدا ہی سے صوفیاء کی خانقاہیں دُنیا بھر کے مظلوم اور ستم رسیدہ انسانوں کی پناہ گاہیں بن گئیں جہاں آنے والوں کو نفس کشی صبر و استقلال اور انسانوں سے محبت و ہمدردی کی تعلیم دی جاتی ہے اور دینی تعلیمات کے عملی پہلو پر زور دیا جاتا ہے۔

☆☆☆

بقیہ

عالم ربانی کی تحقیق

مولانا شکور علی

اوصاف

فخر السالکین صوفیہ شمس العارفین نوربخشیہ حضرت میر مختار اخیار کریسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ربانی آنست دانائے خداشناس کہ علم را پرورش دہد با فائدہ و استفادہ عمل کندہ باشد (سراج الاسلام)

علماء ربانی وہ ہیں جو دانشمند، خداشناس ہیں۔ علم کی پرورش کرتے ہیں ان مفید باتوں سے استفادہ کرتے ہوئے ان پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ یعنی خود فائدہ اٹھاتا ہو اور دوسروں کو فائدہ پہنچاتا ہو۔

حضرت غوث المتاخرین سید محمد نوربخش علیہ الرحمۃ باب الوقوف میں علماء ربانی کی صراحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ العلماء الربانیین الذین علامتھم الخشیۃ من اللہ و الطھارۃ والعبادۃ والاشتغال بالعلوم والانقطاع من صحبۃ الظلمۃ والفجرۃ الفقہ الاحوط باب الوقوف والصدقات)

علماء ربانی وہ لوگ ہوتے ہیں جن کی علامات یہ ہیں۔

1- خدا سے ڈرتے ہیں۔

2- پاک رہتے ہیں۔

3- عبادت خداوندی میں مشغول رہتے ہیں۔

4- علمی سرگرمیوں میں مصروف رہتے ہیں۔

5- ظالم اور بدکاروں کی صحبت سے لاتعلق رہتے ہیں۔

تمام علماء مفسرین کی نظر میں بھی یہی مطالب ہیں کہ علماء ربانی سے مراد دین کے معاملات میں راستباز اور دانشمندانہ امور میں مضبوط نیز عارفانہ اعمال میں مجاہدانہ زندگی بسر کرنے والے ہیں ایسے حقیقت شناس علماء کا اجر وثواب بھی بہت زیادہ ہوتا ہے۔ روایت ہے کہ جس روز حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تدفین ہوگئی تھی۔ محمد بن حنیفہؓ نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ مات الیوم ربانی ھذہ الامۃ آج اس امت کے عالم ربانی کا انتقال ہوا۔ یہ اس بات پر موید ہے کہ اہل عرفان کی زبان میں ربانی ان مجرد لوگوں کو کہتے ہیں کہ جو اپنے پاؤں کو کونین کے سر پر رکھے ہوئے کمال توکل کا مظاہرہ کرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے استغاث نہیں کرتے۔ (حاشیہ سراج الاسلام)

حضرت امام محمد نوربخش کے نظریہ عالم ربانی سے ایک ممتاز علمی اور روحانی مقام کی شناخت ہوتی ہے کیونکہ عالم ربانی ہی تمام علوم ظاہری، اور حقائق عرفانی کو احاطہ کرسکتا ہے جو کہ اپنے علم میں سراپا ربانیت اور للٰہیت کے جذبوں سے معمور ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے تقویت دین مبین کا خواہان اور تحفظ شرع محمدی کا مجاہد، ہدایت امت میں بے لوث خادم اور مخلصانہ جذبوں سے سرفراز ہوتا ہے۔ وہ نفسانی اغراض کو دین کے مفاد پر ترجیح نہیں دیتا۔ مادی مفادات کی خاطر مصلحت پسندانہ منفی رویوں کو گوارا نہیں کرتا گندم نما جو فروش نہیں ہوتا بلکہ

ہر وقت دین کی خاطر اس حد تک کمر بستہ ہوتا ہے کہ دینی معاملات میں دنیاوی ضرورتوں اور رشتے ناتوں کی پروا نہیں کرتا۔ اس کا مؤقف بجانب حق ہوتا ہے۔

عالم ربانی کے اعلیٰ اوصاف

اب تک کے بیانات سے آپ بخوبی جان چکے ہیں کہ عالم ربانی کون ہے اور یہ کن لوگوں کے اوصاف میں سے ایک وصف ہے۔ اہل تصوف میں اس کی بڑی اہمیت پائی جاتی ہے۔ ان عمومی مظہرات کے علاوہ چند ایسی خصوصیات بھی پائے جاتے ہیں جن کی موجودگی میں ایک عالم ربانی کے اندر اعلیٰ اوصاف کی صلاحیتوں کا وجودی امکان بھی پایا جاتا ہے اور وہ امکانی خصوصی صفات کو حضرت غوث المتاخرین سید محمد نوربخش علیہ الرحمہ نے خلافت باطنی کے حامل لوگوں کے حق میں شمار کئے ہیں۔ وہ ممکنہ صفات یہ ہیں۔

1- راسخ فی العلم ہو۔

2- سالکین کے لئے مرشد ثابت ہو۔

3- اللہ میں فانی ہو۔

4- اللہ سے باقی ہو۔

5- ملکوت میں سیر کرنے والا ہو۔

6- جبروت کی فضاؤں میں اُڑنے والا ہو۔

7- شریعت میں مجتہد ہو۔

8- طریقت میں مجاہدہ کرنے والا ہو۔

9- علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین سے حقیقت تک پہنچ چکا ہو۔ چنانچہ یہی لوگ حقیقی معنوں میں نبی ﷺ کے علم کے وارث اور عالم حقیقت کے خلفاء ہیں۔ ایسے علماء ربانی کے حق میں ارشاد خداوندی ہوتا ہے۔ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ وَ سُلَیْمٰنَ عِلْمًا ج وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰی کَثِیْرٍ مِّنْ عِبَادِہِ الْمُؤْمِنِیْنَ o (سورۃ النمل۔ آیت نمبر 15) یہ وہ علم ہے جو مومن بندوں میں سے ممتاز اور فضیلت کا حامل ہے۔ آیت بالا کا ترجمہ یوں ہے کہ اور بیشک ہم نے داؤد اور سلیمان کو علم عطا کیا (جس پر وہ شکرگزاری کرتے ہوئے) کہا ان دونوں نے تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جن نے ہم کو بہت مومن بندوں پر فضیلت بخشی اور اس عظیم نعمت پر شکرگزاری بھی ہو رہی ہے۔ ایسے اہل علم کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ لا وَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ط (سورۃ الحشر۔ آیت نمبر 18) اللہ تعالیٰ درجہ بلند فرماتا ہے مومنوں کا اور ان لوگوں کا جن کو علم شریعت دیا گیا ہے۔ اس آیت میں ترغیب علم ہی نہیں تعظیم علم کا عندیہ پایا جاتا ہے۔ جس کے ذریعے بندے کا درجہ بلند ہوتا ہے اور وہ علم وہی ہوگا جو تمام بندوں کی صفات محمودہ ومحبوبہ سے ممتاز ہوگا جس کی امتیازی خصوصیت یہ ہوگا جس کا قرآن میں یوں تذکرہ ملتا ہے۔ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا ط (سورۃ فاطر۔ آیت نمبر 28) بلاشبہ اللہ کے بندوں میں سے خدا سے ڈرنے والے علماء کرام ہیں۔ علماء ربانی کی صفات میں سے ایک فراوانی خداخوفی کی موجودگی ہے۔ جس کی بدولت وہ ہمیشہ اس کی خوشنودی کا خواہاں اور طلبگار رہتا ہے۔ حضرت غوث المتاخرین سید محمد نوربخش مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ خشیت کا حصہ علماء پر کیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے وہ عالم ہے اگرچہ وہ ان پڑھ ہی کیوں نہ ہو اور جو خدا سے نہیں ڈرتا حقیقت میں تو وہ بالکل جاہل ہے

(بقیہ صفحہ نمبر 22 پر "عالم ربانی کی تحقیق")

حقوق والدین

فریدہ بتول، ٹیچر حسن آباد چھور بٹ

اللہ نے ہر انسان کے کچھ خاص حقوق اور فرائض مقرر کیے ہیں۔ ان حقوق اور فرائض کو پورا کرنا تمام انسان پر لازم و ملزوم ہے۔ ان فرائض کو بجالانے میں اگر سُستی کا مظاہرہ کرے تو سارے حقوق سلب ہو جاتے ہیں۔ جس طرح والد کے بچوں پر کچھ حقوق و فرائض ہیں۔ اسی طرح بچوں کے کچھ حقوق والدین پر فرض ہیں۔

والدین اپنے بچے کو پیدا ہونے سے لے کر جوان ہونے تک تمام تکالیف سے دور رکھتے ہیں۔ زندگی میں آنے والے تمام نشیب و فراز سے بچائے رکھتے ہیں۔ اپنا پیٹ کاٹ کر ان کو اچھا کھلانے، پلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ان کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کرتے ہیں۔ اور اپنے وسائل سے بڑھ کر ان کی تعلیم و تربیت پر خرچ کرتے ہیں۔ اور بہتر سے بہتر زندگی کی سہولیات فراہم کرتے ہیں۔ بچوں کی خوشی اُن کی خوشی اور اُن کے غم میں وہ بھی غم محسوس کرتے ہیں۔

جب بچہ جوان ہوتا ہے تو اُس کے والدین پر کچھ حقوق اور فرائض لازم ہوتے ہیں جن کو پورا کرنا ضروری ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے کہ ''جب تمہارے والدین بوڑھے ہو جائیں تو اُن کو اُف تک نہ کہو۔'' اس آیت پاک سے اندازہ ہوتا ہے کہ والدین کا احترام بچوں پر کس حد تک ہے۔ بچوں کو چاہئے کہ جس طرح اُس کے والدین نے اُس کی پرورش کی تھی اس طرح بچہ بھی اپنے والدین کا ہر طرح خیال رکھے۔ اُن کی اطاعت اور فرمانبرداری کرے کیونکہ وہ پہلے سے زندگی کے ہر پہلو سے آگاہ ہوتے ہیں۔ اُن کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کریں۔ بات نرم لہجے اور مودبانہ انداز میں کرے۔ اُن کی تمام ضروریات کا خیال رکھے۔ بیماری کی حالت میں اُن کی خوب خدمت کرے۔ اس میں ہماری کامیابی ہے۔ انہی خدمات کے صلے میں ہم دُنیا کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی سُرخرو ہو سکتے ہیں کیونکہ حدیث میں ہے ''ماں کے قدموں تلے جنت ہے'' اور جنت کا حصول ہی کامیابی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے والدین کی خدمت کرنے اور ان کے احکام کی بجاآوری کرنے کی توفیق دے۔ آمین

☆☆☆

(بقیہ صفحہ نمبر 20 سے ''محسنین نوربخشیہ'')

جس سے ملے شریعت کی پابندی کرنے اور عمل گناہ ترک کرنے پر زور دیتے ہیں ساتھ ہی مختلف بیماریوں اور نفسیاتی الجھنوں کا علاج کر کے دکھی انسانیت کی خدمت کرتے ہیں۔

اگرچہ آپ ایک دینی شخصیت ہیں لیکن تنگ نظری اور انتہاپسندی سے دور رہتے ہیں ہر ایک کو باہمی رواداری، روشن خیالی اپنانے کی ہدایت کرتے ہیں جوانوں کو تعلیم حاصل کرتے سائنس و ٹیکنالوجی میں مہارت پیدا کرنے کی ترغیب دیتے اور انہیں خوب حوصلہ دیتے ہیں۔

☆☆☆

شعور کربلا سے پیغام کربلا تک

تحریر: شیخ مطہری

شہادت امام حسین علیہ السلام کے بعد کائنات انسانی کو دو کردار مل گئے یعنی یزیدیت اور حسینیت۔ تواریخ عالم میں بالعموم اور تواریخ اسلام میں بالخصوص شہادت امام حسینؑ کو منفرد اور ممتاز حیثیت حاصل ہے یزیدیت جو استحصال، جبر، ظلم، تفرقہ پروری، قتل و غارت گری، فتنہ وفساد، دہشت گردی اور خون آشامی کا استعارہ بن گیا ہے اور حسینیت جو عدل و انصاف، امن و آشتی، صلح و وفا، بھائی چارگی اور تحفظ دین مصطفیؐ کی علامت بن گئی۔

موسیٰ و فرعون و شبیر و یزید
ایں دو قوت از حیات آمد پدید

پس ابتداء آفرینش اور آغاز حیات سے ہی دو متحارب قومیں قائم ہوگئیں یعنی قوت حق اور قوت باطل اس طرح یہ دونوں قوتیں آخر شبیر و یزید کی شکل میں سامنے آگئی یعنی حسینؑ قوت حق اور یزید قوت باطل قرار پائی۔ ان دونوں قوتوں کے تصادم میں منطقی نتیجہ یہ نکلا کہ یزید مر گیا یزید کا نام مر گیا یزید کا کردار مر گیا یزید کا غیر اسلامی نظام مر گیا یزید کا تخت و تاج پاش پاش ہوگیا یزید قیامت تک کے لئے مردہ ہو گیا اور یزیدیت قیامت تک کے لئے بے نام ونشان رہ گیا جبکہ حسین زندہ ہے حسین کا نام زندہ ہے۔

حسین کے ماننے والو! آج روح حسینؑ ریگزار کربلا سے پکار رہی ہے۔ آج سیدہ زینبؑ کی روح اجڑے ہوئے اور جلے ہوئے خیموں سے ہمیں صدا دے رہی ہے۔ آج علی اکبرؑ کے پرجوش خون کا ایک ایک قطرہ نوجوان نسل کے لئے پکار رہا ہے۔ آج علمدار حسینؑ نہر فرات سے پرچم اسلام بلند کرنے کے لئے ہمیں پکار رہا ہے۔ مسلم امہ کی خواتین کے لئے زینبؑ وکلثوم و دیگر عصمت طاہرین پردے کی اہمیت بتلا رہی ہے حسینیت کے کردار کو اپنے قول وعمل میں زندہ کرو، سنت حسینؑ پر عمل کرنے کی کوشش کرو، یزیدیت اسلام کو توڑنے اور عالم اسلام کی قوت کو پارہ پارہ کرنے کے لئے سرگرم عمل ہے حسینیت اسلام کو جوڑنے کے لئے ہے۔ یزید طاغوتی عمل ہے جبکہ حسینؑ رحمانی عمل ہے۔ یزیدیت اسلام کی قدریں مٹانے کا نام ہے۔ حسینیت اسلام کی دیواروں کو پھر سے اٹھانے کا نام ہے یزیدیت جہالت اور ذلت کا نام ہے۔ حسینیت علم وعمل کا نام ہے۔ یزید ظلم کا اور حسین امن کا نام ہے۔

قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

آج مسلمانوں کو اپنے اندر حسینی کردار پیدا کرنے کی ضرورت ہے حسینؑ کے اصل مقصد کو جان لیں حسینی مشن کے چراغ جلانے اور اصحاب کرامؓ کے نقش قدم پر چلنے کے لئے ہاتھوں میں ہاتھ دے کر یک جان بن جائیں اور اتحاد بین المسلمین کے تلے جمع ہو جائیں یہی وقت ہے متحد ہونے کا فرقہ

(بقیہ صفحہ نمبر 37 پر "شعور کربلا سے پیغام کربلا تک")

محسنین نوربخشیہ الحاج فقیر محمد ابراھیم

غلام حسن حسنو

مسلک نوربخشیہ کو بے انتہا فائدہ پہنچانے والوں میں سرفہرست الحاج فقیر محمد ابراہیم صاحب ہیں آپ نہ صرف نوربخشیوں میں بلکہ اہلسنت، اسماعیلیوں اور شیعوں میں بھی مقبول ہیں آپ 1952ء میں خپلو کے محلہ کھانسر کے ایک غریب گھرانے میں پیدا ہوئے جب آپ چھوٹے تھے کہ والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا والدہ نے باقی بھائیوں کو تختی کے ساتھ سکول بھیجا لیکن آپ پر تختی نہیں کی بلکہ آپ گلہ بانی پر مامور ہوئے چنانچہ آپ رائج الوقت تعلیم سے محروم رہے ابھی آپ کی عمر چھوٹی تھی اس وقت سے عبادت و ریاضت کا شوق پیدا ہوا تھا چنانچہ بارہ سال کی عمر میں خپلو بروق میں واقع مونی سپنگ میں اعتکاف کے لئے بیٹھا آپ کے بقول اس اعتکاف میں آپکے ساتھ بوا قاسم یوچنگ، اپو عبدالرحیم سرموں، بوا سید یاچھن، اپو شکور والد ڈاکٹر محمد عارف اور آپ کا تایا بھی تھا یہ 1967 کی بات ہے۔

جب آپ کی عمر چودہ سال ہوئی تو آپ 1966ء کو فوج میں بھرتی ہوئے فوجی سروس کے دوران الڈ ینگ، حمزی گون، سکردو اور گلگت میں رہے اس وقت کثیر تعداد میں نوربخشی فوج میں بھرتی ہو چکے تھے لیکن کسی بھی یونٹ میں جمعہ و جماعت کا اہتمام نہیں تھا آپ نے نوربخشی جوانوں میں جمعہ و جماعت اور دوسرے دینی شعائر کا شعور پیدا کیا اور حمزی گون اور الڈ ینگ میں نوربخشی مسجد بنا کر جمعہ و جماعت قائم کی آپ ہی امامت و خطابت کرتے تھے اور آپ کی ہدایت پر قریبی ساتھیوں نے اپنے اپنے یونٹوں میں جمعہ و جماعت قائم کر لئے بحمد للہ یہ سلسلہ ہنوز جاری وساری ہے اور این ایل آئی رجمنٹ بن جانے کے بعد اب تقریباً وطن عزیز کی تمام اہم چھاؤنیوں میں نوربخشی جمعہ و جماعت ہو رہی ہے اور آپ سے فیض پانے والے امامت و خطابت کرتے ہیں۔

قیام گلگت کے دوران آپ کی ہی تحریک پر کونسلر محمد اسماعیل آف براہ کی کوششوں سے کنوداس کی مسجد کے لئے زمین الاٹ ہوئی۔ گلگت مسجد کی تعمیر سکردو میں کشوباغ سنٹر اور سٹیلائٹ ٹاؤن مدرسہ شاہ ہمدان کے قیام اور تعمیر میں آپ نے مرکزی کردار ادا کیا جامع مسجد کرسمہ تھنگ سکردو کی شاندار عمارت مجموعی طور پر آپ کی نگرانی میں مکمل ہوئی ہے۔ فوج سے ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے شاہین نبی، مولوی علی کوروی اور حیدری صاحب کو ساتھ لے کر ملک گیر دورہ کیا بعد میں مفتی محمد عبداللہ اور سید سعادت جان بھی شامل ہوئے یوں اس ٹیم کی کوششوں سے لاکھوں روپے کا فنڈ اکٹھا ہوا گو ہماری نااتفاقی اور بعض لوگوں کی بے جا مخالفت اور قومی کاموں میں طرح طرح کی رکاوٹیں کھڑی کرنے کی بناء پر اس رقم سے ابھی تک کوئی اہم منصوبہ مکمل نہیں ہوا ہے تاہم یہ رقم اب تک محفوظ ہے اور انشاء اللہ مستقبل میں اس سے عظیم الشان منصوبوں کی تکمیل کی امید ہے۔

فوج سے سبکدوش ہونے کے بعد آپ نے اصلاح معاشرہ اور لوگوں میں روحانی عملیات کو فروغ دینے کا منصوبہ بنایا آج تک آپ انہی اہداف کے حصول کے لئے کوشاں ہیں آپ نے لوگوں میں ذکر الٰہی اور اطاعت خداوندی کی روح پھونک دی ہے اس وقت ہزاروں لوگ آپکے مرید ہیں جن میں سپاہی سے میجر جنرل تک، مزدور سے انجنئر تک، چپڑاسی سے سکریٹری تک پیادہ سے جج تک اور کلرک سے ڈائریکٹر تک غرض زندگی کے ہر شعبے، ہر طبقے، ہر رنگ، ہر فرقے اور ہر نسل سے تعلق رکھنے والے آپکے مریدوں میں شامل ہیں اور ہر ایک اپنی اپنی توفیق و استعداد کے مطابق آپ سے مستفید و مستفیض ہو رہے ہیں ہماری تحقیق کے مطابق آپ کے مریدین میں سے 6 افراد ایسے ہیں جنہیں کشف کی استعداد حاصل ہے علاوہ ازیں آپ نے اپنے خصوصی تربیت کے ذریعے مریدین کی ایک جماعت قائم کی ہے جو خلق خدا کی رشد و ہدایت میں ہر وقت مصروف رہتی ہے اس طرح آپ کا فیض عام ہے۔

آپ کچھ عرصہ سے بزرگان نوربخشیہ کا بہترین عمل خلوت گزینی و عزلت نشینی کو فروغ دے رہے ہیں جو کچھ عرصہ سے معطل ہو کر رہ گیا تھا جس کی وجہ سے نوربخشی روحانیت سے بے گانہ ہو کر رہ گئے تھے اب آپ کی کوششوں اور ہمت سے بزرگوں کی یہ سنت زندہ ہو چکی ہے اور اس سے بلتستان کے معاشرے پر نہایت گہرے اثرات مرتب ہوئے ہیں آپکی کوششوں کی بدولت لوگوں میں دین سے وابستگی بڑھ گئی ہے لہو ولعب اور جرائم کا خاتمہ ہو گیا ہے مسجدیں آباد ہو گئی ہیں اور نوربخشی معاشرہ وطن عزیز کا سب سے بہترین صالح معاشرہ بن چکا ہے۔ اعتکاف کا یہ سلسلہ 1967ء سے جاری ہے۔ اور اس وقت مسلک نوربخشیہ میں 90 دن تک کیلئے معتکف ہونے والے موجود ہیں۔

آپ کا تعلق روایتی پیر فیملی سے نہیں نہ ہی آپ کسی علمی یا سیاسی یا کسی لحاظ سے ممتاز خاندان سے تعلق رکھتے ہیں یہی آپ کی سب سے بڑی کمزوری ہے لیکن آپ شروع سے ہی پیر و مرشد اور عالم دین کا کام کرتے ہیں جن دنوں آپ رشد و ہدایت کر رہے تھے ان دنوں سید عون علی الموسوی نوربخشیوں کا پیر طریقت تھا لیکن بوجوہ وہ رشد و ہدایت نہیں کرتے تھے کچھ لوگوں نے روحانی راہنمائی کے لئے ان سے رجوع کیا تھا مگر پیر صاحب نے انہیں راہنمائی کے لئے آپ کے پاس بھیج دیے تھے چنانچہ وہ آپ سے بیعت ہو کر راہ سلوک طے کرتے رہے سید عون علی کی وفات تک لوگوں کی رشد و ہدایت کرنا، لوگوں کو توبہ و انابت تلقین کرنا، انہیں ورد و وظائف دینا، سالکین کو خلوت و عزلت میں بٹھانا غرض ہر قسم کے روحانی اشغال آپ کا کام تھا سید صاحب کی وفات کے بعد سے نوربخشیوں میں نسل پرست ایک گروہ اس پر سخت معترض ہے لیکن آپ ان لوگوں کے اعتراض کی طرف توجہ دیئے بغیر اپنے کام میں اسی جذبے کے ساتھ مصروف عمل ہیں۔

اگرچہ آپ ناخواندہ ہیں لیکن علم کی خوب سرپرستی کرتے ہیں مدرسہ شاہ ہمدان سکردو کی سرگرمیوں میں خوب حصہ لیتے ہیں راقم سے جب بھی ملے تصنیف و تالیف میں مصروف رہنے کی تلقین کرتے ہیں 1979ء میں معاش السالکین کا مسودہ لے کر اسلام آباد جا رہا تھا آپ ان دنوں گلگت کنوداس جونئر آفیسر میس میں ہوتے تھے میں ہمیشہ آپ کے پاس ٹھہرا کرتا تھا اس دفعہ اس کتاب کا ذکر ہوا تو آپ نے اسے دیکھ کر شائع کرنے پر نہ صرف اصرار کیا بلکہ جوانوں کو کہہ کر فوراً بارہ سو روپے چندہ جمع کیا جس سے یہ کتاب شائع ہوئی۔ آپ

(بقیہ صفحہ نمبر 17 پر "محسنین نوربخشیہ")

آپ کے مسائل اور اُن کا حل

علامہ محمد بشیر

اس عنوان کے تحت ادارے کو موصول ہونے والے مفید سوالات کے جوابات شائع کیے جاتے ہیں۔ اس دفعہ بندۂ ناچیز کو اپنی صحت کا مسئلہ درپیش رہا۔ بطن انسانی کے بعض قدرتی نظام میں خرابی پیدا ہونا انسان کے لئے نہایت تکلیف دہ ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ بندۂ ناچیز ایک غیر معمولی عرصے سے اس قسم کی تکلیف والی صورتوں سے دوچار رہا۔ اس شمارے کے لئے جن سوالات کا انتخاب کیا گیا ہے ان کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

سوالات

سوال نمبر 1: میت کی فوت شدہ نماز کی اجتماعی ادائیگی کیسی ہے؟

سوال نمبر 2: فوت شدہ نماز میں قنوت کا نہ پڑھنا کیسا ہے؟

سوال نمبر 3: اکثر بھول چوک کا شکار رہنے والے کے لئے قضائے میت کی امامت درست ہوگی یا نہیں؟

سوال نمبر 4: آٹے میں چوہا مرا ہوا ہو تو اُس آٹے کا استعمال درست ہوگا؟

سوال نمبر 5: فرض نماز میں دعائے استفتاح کا ترک کرنا کیسا ہے؟ (سائل حاجی محمد حسین شاہد ہوشے)

سوال نمبر 6: سجدۂ تلاوت کے لئے قبلہ رُخ ہونا ضروری ہے یا نہیں؟ (سائل ڈاکٹر محمد اسمائیل ذبیح چیلو بالا)

سوال نمبر 7: فرض عصر کے بعد سنتِ عصر کا پڑھنا جائز کیوں نہیں ہے جبکہ الفقہ الاحوط عربی اُردو میں سنت عصر کا فرض عصر کے بعد پڑھنا جائز ہے۔ لکھا ہوا ہے۔ وضاحت فرمائیں۔ (سائل حوالدار محمد علی صاحب بلغاری)

جوابات

جواب نمبر 1: بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥

اجتماعی ادائیگی کرنے والے حضرات اس بات پر رضامند ہوں تو ایسا کرنا شرعاً بالکل درست ہے۔ ناراضگی اور زبردستی والی صورتیں شرعاً درست نہیں ہیں۔

جواب نمبر 2: قنوت پڑھنے یا نہ پڑھنے کے بارے میں حاضر وقتی نماز اور فوت شدہ نماز میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اگر کسی حاضر وقتی نماز میں بھی قنوت نہ پڑھے تو اس سے نماز کی صحت پر کوئی بُرا اثر شرعاً نہیں پڑتا۔ تاہم قنوت کا پڑھنا مسنون اور بہتر ہے۔ خواہ قضا ہو خواہ ادا۔

جواب نمبر 3: امام کے قریبی ماموم کی طرف سے لقمہ دینے سے کام ٹھیک چل سکتا ہو تو کوئی حرج نہیں۔ اگر لقمے دینا بھی مفید ثابت نہ ہوتا ہو تو ایسے امام کی امامت کا شرعاً کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوگا بلکہ امام کے لئے اس کام سے باز رہنا ہی اچھا ہے۔

جواب نمبر 4: مرے ہوئے چوہے کے اردگرد کا آٹا الگ کیا جائے اور باقی آٹے کا استعمال کیا جائے جیسا کہ جمے ہوئے گھی میں چوہا مرنے کی صورت میں ہے۔

جواب نمبر 5: دعائے استفتاح کا ترک کرنا حرمانِ ثواب کا باعث ہے۔ فرض نماز کی صحت پر شرعاً کوئی بُرا اثر نہیں پڑے گا۔

جواب نمبر 6: قبلہ رُخ ہونا سجدہ کی نماز کے لئے ضروری ہے۔ سجدہ تلاوت کے لئے ایسا کرنا شرعاً ضروری نہیں ہے۔ جیسا کہ عام سجدۂ شکر میں ایسا کرنا ضروری نہیں۔ تاہم نماز کے سجدۂ شکر کے لئے قبلہ رُخ ہونا ہی ہوتا ہے۔ پنجگانہ نماز کے سجدۂ شکر کی تفصیل دعوات صوفیہ میں مندرج ہے۔

جواب نمبر 7: فقہ احوط کے متن عربی میں صاف موجود ہے کہ عصر کی فرض نماز کے بعد عام نوافل کی بجاآوری مکروہ ہے۔ خود عصر کی سنتوں کی بجاآوری ہر حال میں فرض عصر سے پہلے ضروری ہے۔ فرض عصر کے بعد سنتِ عصر کا پڑھنا جائز نہیں ہے۔ فقہ احوط کے اُردو ترجمے میں غلطی سے جائز ہے کا لفظ آیا ہے۔ اس وجہ سے صرف اُردو ترجمے کا سہارا لینے والے سمجھتے ہیں کہ سنت عصر کی بجاآوری فرضِ عصر کے بعد بھی جائز ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ سنت عصر کی بجاآوری فرض عصر کے بعد بالکل جائز نہیں ہے۔ پروف ریڈنگ کی خامی رہ جانے کی وجہ سے ایسا مغالطہ ہو رہا ہے۔ ہاں کسی فرض نماز کی قضا بجالانے میں کوئی کراہت نہیں ہے۔ آپ فرض عصر کے بعد فوت شدہ نمازوں کی قضا بجالا سکتے ہیں۔ امید ہے کہ محترم سائلین حضرات یعنی حاجی محمد حسین شاہد صاحب ہوشے والے، ڈاکٹر محمد اسماعیل ذبیح صاحب خپلو بالا والے اور حوالدار محمد علی صاحب بلغار والے اپنے سوالات کے جوابات سے مطمئن ہوئے ہوں گے۔ تاہم اگر کوئی جواب مزید وضاحت طلب معلوم ہو تو آپ خط لکھ کر اس کی مزید وضاحت طلب کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اگلے شمارے میں مزید وضاحت شائع کی جاسکے گی۔ ان شاء اللہ

☆☆☆

(بقیہ صفحہ نمبر 16 سے "عالم ربانی کی تحقیق")

اگر چہ وہ قاری ہو۔ کاتب ہو۔ نجومی ہو۔ منطقی ہو۔ مفسر ہو، محدث ہو، اس کا شمار علماء سوء میں ہونا یقینی ہے۔ اور ڈرنے کی صریح علامت یہ ہے کہ وہ اطاعت خداوندی میں اوامر و نواہی کی پابندی کرے۔ (دیکھئے رسالہ الہدیٰ)

فضیلت علم وعلماء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ العلم ودیعۃ اللہ فی الارض والعلماء امناء الرسل۔ علم زمین میں اللہ تعالیٰ کی امانت ہے اور علماء اس کے امین ہیں۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں العلماء امناء اللہ علی خلقہ۔ علماء مخلوق خدا پر خدا کے امین ہیں۔ حدیث شریف میں علماء تین قسم کے ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔

1- جو خود علم سے فائدہ حاصل کرے اور اس سے دوسرے لوگوں کو بھی فائدہ پہنچائے۔

2- جو اپنے علم سے لوگوں کو فائدہ پہنچائے اور خود اٹھانے سے رہ جائے یعنی عمل نہ کرے۔

3- جو خود علم سے فائدہ اٹھائے اور دوسرے لوگوں کو فائدہ پہنچانے سے رہ جائے۔ یعنی بخل کرے۔ اول الذکر علماء کرام کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ "العلماء مصابیح الارض و خلفاء الانبیاء و ورثتی و ورثۃ الانبیاء" یعنی علماء زمین کے چراغ، انبیاء کے خلیفے میرے اور تمام انبیاء کے وارث ہیں۔ پھر فرماتے ہیں۔ العلماء قادۃ والمتقون سادۃ و مجالستھم زیادۃ۔ علماء قائد ہیں۔ متقین سردار ہیں۔ ان کی صحبت باعث عزت ہیں۔

☆☆☆

دُنیائے تصوف کی خبریں

شعبہ نشر و اشاعت، NYF، اسلام آباد

حسن آباد چھوربٹ میں
محفلِ اعتکاف نشینی

جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ حسن آباد چھوربٹ میں بارہ خوش نصیبوں نے سہ روزہ اعتکاف نشینی میں حصہ لیا۔ اس اعتکاف کی قیادت خطیب جامع مسجد حسن آباد جناب اخون عبدالصمد صاحب نے کی۔ اعتکاف کے اختتام پر ایک روحانی جلسہ منعقد ہوا جس میں علاقے کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ جلسے کی صدارت کے فرائض جناب بابو غلام محمد (AGPR) نے سرانجام دیئے۔ جلسے کے آخر میں بوا عبدالصمد صاحب نے ملکی سلامتی، علاقائی تعمیر و ترقی اور دین حقہ کی سربلندی کے لئے دعا کی۔ آخر میں درود شریف کی بلند آوازوں کے ساتھ اس محفل کا اختتام ہوا۔ (رپورٹ: احمد حسین حسن آباد چھوربٹ)

☆☆☆

انجمن صوفیہ نوربخشیہ عوامی کالونی کورنگی کی جانب سے ایڈیٹر نوائے صوفیہ محترم جی ایچ معروفی کے بھائی کے انتقال پر اظہارِ تعزیت

انجمن صوفیہ نوربخشیہ عوامی کالونی کورنگی کا ایک تعزیتی اجلاس زیر صدارت صدر انجمن منعقد ہوا۔ اجلاس میں جی ایچ معروفی کے بھائی سماجی رہنما مولانا نجم الدین کی اچانک رحلت پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے لواحقین سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس میں مولانا نجم الدین مرحوم کی دینی خدمات کو شاندار الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا گیا مرحوم کی وفات سے ملت نوربخشیہ ایک عظیم اور معروف رہنما سے محروم ہو گئے۔ آخر میں مرحوم کی ایصالِ ثواب کے لئے دعائے مغفرت کے ساتھ جلسے کا اختتام ہوا۔ (رپورٹ: شعبہ نشرواشاعت، انجمن صوفیہ نوربخشیہ۔ عوامی کالونی کورنگی، کراچی)

☆☆☆

براہ پائین میں محفل عید غدیر

عید غدیر کے پُرمسرت موقع پر طلباء و طالبات مدرسہ سراج العلوم اور نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن براہ پائین کے زیرِ اہتمام جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ براہ پائین میں ایک عظیم الشان محفل عید منعقد ہوا جس کی صدارت کے فرائض مولانا محمد یوسف مدرس مدرسہ سراج العلوم نے سرانجام دی۔ جلسے میں علاقے کے کثیر تعداد میں خواتین و حضرات نے شرکت کی۔ جلسے سے خطاب کرتے ہوئے علماء کرام نے وصی رسولؐ حضرت علیؑ کے ولایت و امامت پر مفصل روشنی ڈالی۔ اس موقع پر حضرت علیؑ کے شان میں قصائد پیش کیے۔ مدرسہ سراج العلوم نے طلباء نے بھی نعتوں، قصیدوں اور تقاریروں سے محفل کی رونق کو چار چاند لگا دیئے۔ جلسے سے خطاب کرتے ہوئے مولانا ثناء اللہ ثنائی صاحب مدرس مدرسہ سراج العلوم نے حضرت علیؑ کے شان ولایت اور امامت پر

سیر حاصل بحث کی۔ آخر میں ترانہ صوفیہ اور درود شریف کے بلند آوازوں کے ساتھ اس پُر سعید محفل کا اختتام ہوا۔ واضح رہے کہ مدرسہ سراج العلوم کے مدرسین مولانا محمد یوسف اور مولانا ثناء اللہ ثنائی صاحبان کے اَن تھک کوششوں کی بدولت علاقے کے لوگوں میں بہت حد تک دینی جذبہ اجاگر ہوا ہے۔ اسی طرح کے عید کی محفلوں کا انتظام کرانا لوگوں میں دینی جذبہ اجاگر کرنے کی ایک کڑی ہے۔ اللہ کے فضل سے مدرسہ سراج العلوم کے معلمین طلباء و طالبات اور نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن کے زیرِ اہتمام مسلک حقہ کے بزرگان کی محفلیں ہر سال بجتی رہتی ہیں۔ (رپورٹ: شعبہ نشر و اشاعت نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن براہ پائین)

☆☆☆

انتقال پُر ملال

گزشتہ دنوں چھوربٹ حسن آباد کے صوفی بزرگ اور معروف عالم دین جناب اخوند علی مرحوم رضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ٥ مرحوم صاف گو، مخلص اور انتہائی نرم مزاج شخصیت کے مالک ہونے کے ساتھ ساتھ فارسی، عربی اور دینی علوم پر مکمل دسترس رکھتے تھے مرحوم صوفی ابراہیم تبسم اور عبدالرحمن کے والد بزرگوار تھے۔ ان کی وفات ایک بڑا سانحہ ہونے کے ساتھ ساتھ صوفیہ نوربخشیہ کے لئے ایک بڑا نقصان اور خلا ہے جس کو کبھی پُر نہیں کیا جا سکے گا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ (رپورٹ: کامران دیپک، احمد علی، محمد حسین گلگت)

☆☆☆

حسن آباد ہاؤس اسلام آباد میں تعزیتی اجلاس

حسن آباد چھوربٹ کے معروف عالم دین محترم بوا علی مرحوم کی ناگہانی موت پر رنج و غم کے اظہار کے لئے اُن کے شاگردوں نے حسن آباد ہاؤس اسلام آباد میں ایک تعزیتی جلسے کا اہتمام کیا گیا جس میں بوا علی مرحوم کی ایصالِ ثواب کے لئے فاتحہ خوانی بھی کی گئی۔ بوا علی مرحوم چھوربٹ کے قدیم گاؤں حسن آباد میں پیدا ہوئے انہوں نے مرچھا چھوربٹ کے بوا قاسم مرحوم سے دینی تعلیم حاصل کی۔ حصولِ تعلیم سے فراغت کے بعد مرحوم نے اپنے گھر پر علاقے کے بچوں اور بچیوں کو دینی تعلیم دینے کا اہتمام کیا۔ اس طرح انہوں نے علاقے سے جہالت کو مٹا کر لوگوں کو اعمال و عبادت کے طریقے سکھائے۔ مرحوم کے سوگواروں میں بیوہ سمیت دو بیٹے اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔ جلسے کے آخر میں مرحوم کی مغفرت اور ایصال ثواب اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے خصوصی دعائیں مانگی گئیں۔ (رپورٹ: عبدالحمید خان منگول حسن آباد مقیم اسلام آباد)

☆☆☆

این وائی ایف شگر کے
رہنماؤں کا دورہ اسلام آباد

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن شگر گلاب پور کے رہنماؤں نے جنوری 2006ء کو اسلام آباد کا دورہ کیا جن میں مفتی محمد افضل معروفی، اکبر جاوید اور محمد اسلم شامل تھے وفد نے اسلام آباد میں انجمن محمدیہ بلتستانیہ کے اراکین سے بھی ملاقات کی اور ان کو شگر کا دورہ کرنے کی دعوت دی۔ وفد نے این وائی ایف

اسلام آباد کے اراکین سے خصوصی ملاقات کی اور این وائی ایف کی دینی خدمات کو سراہا۔ وفد مفتی محمد افضل معروفی کی قیادت میں جی ایچ معروفی کے گھر گئے اور ان کے بھائی نجم الدین صوفی کے انتقال پر ان سے تعزیت کی اور مرحوم کے لئے فاتحہ خوانی کی۔ (ذیشان علی گلاب پوری)

☆☆☆

علمائے صوفیہ نوربخشیہ کی تبلیغی کانفرنس

سکردو میں علمائے صوفیہ نوربخشیہ پاکستان کی ایک تبلیغی کانفرنس مدرسہ شاہ ہمدان سکردو میں منعقد ہوئی ابتدائی اجلاس کی صدارت جناب سید محمد عراقی نے کی جبکہ اختتامی اجلاس کی صدا ت جناب الحاج سید محمد نواز شگری نے کی۔

بعد ازاں جناب دولت علی تھلوی نے تبلیغی کانفرنس کے اغراض ومقاصد سے آگاہ کیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے سید اکبر علی نے علمائے صوفیہ نوربخشیہ پر زور دیا کہ ہمیں اپنی مسلک حقہ کی نشرواشاعت کے لئے جدید ترین کمیونیکیشن ٹولز سے استفادہ کرنا چاہئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں انفرادی سوچ کے بجائے اجتماعی سوچ کو اپنانا ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ نوربخشی قوم میں ہر شعبہ ہائے زندگی میں ماہر افراد موجود ہیں ان ماہرین کو چاہئے کہ نوربخشی قوم کی ترقی کے لئے آگے آئیں۔ اس سلسلے میں ذاتی دلچسپی لے کر انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک ہسٹری اینڈ کلچر قائم کی گئی ہے انسٹی ٹیوٹ میں نوربخشی کلچر اور ہسٹری کو محفوظ کرنا شروع کیا گیا ہے۔



علماء اور دانشوروں کی کانفرنس سے فقیر محمد ابراہیم صاحب، مدرسہ شاہ ہمدان کے ناظم اعلیٰ دولت علی تھلوی، سید محمد عراقی شگری، غلام حسین نورانی، محسن علی، سید نواز حسین شگری، سید اکبر کاظمی، مولانا ابراہیم کوروی، مفتی علی محمد ہادی شگری، مولانا محمد عارف، مولانا غلام علی، مولانا غلام حسن حسنو، مولانا عارف، مولانا باقر العلوم لداخی، مولانا بشیر آفتاب اور حافظ صاحب خطاب کررہے ہیں۔



مقررین اور حاضرین کا حضرت شاہ ہمدان کے عکس مبارک کے ساتھ گروپ فوٹو

اس موقع پر الحاج جناب فقیر محمد ابراہیم صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کانفرنس کو نوربخشی تاریخ میں ایک انقلابی اقدام قرار دیا۔ اجلاس کا اختتام نوربخشی مسلک کی ترقی اور استحکام کے لئے خصوصی دعاؤں کے ساتھ ہو گیا۔ (رپورٹ: نمائندہ نوائے صوفیہ)

☆☆☆

اجلاس

سکردو میں نوربخشی مسلک سے تعلق رکھنے والے پروفیشنل لوگوں کا ایک خصوصی اجلاس سید محمد عراقی صاحب کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے جناب حاجی غلام حسین نے اجلاس کے اغراض و مقاصد سے شرکاء کو آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ اس اجلاس کا مقصد نوربخشی قوم کو بامقصد تعلیم دینا اور ہنر سکھا کر انہیں ان کا کھویا ہوا مقام دلانا ہے اجلاس سے خطاب کرنے والوں میں سید محمد عراقی، ڈاکٹر نیاز علی، محمد الیاس کمپیوٹر ماسٹر، عبدالمجید وزیر پورشگر، سید علی، دولت علی تھلوی اور غلام مہدی شامل تھے۔ (رپورٹ نمائندہ نوائے صوفیہ سکردو)

☆☆☆

سالانہ کنونشن انجمن فلاح و بہبود ترکری گون سرموں کراچی

انجمن فلاح و بہبود سرموں ترکری گون کراچی کا سالانہ کنونشن مرکزی دفتر منظور کالونی کراچی میں منعقد ہوا جس میں کراچی بھر سے نوجوانان ترکری گون اور عمائدین نے شرکت کی جس سے معزز علمائے کرام اور سابقہ کارکنوں نے خطاب فرمایا۔

اجلاس میں جنرل سیکرٹری، ریاض حسین نے سالانہ گوشوارہ پیش کیا اور آخر میں مذہب حقہ اور اسلام کی سربلندی کے لئے خصوصی دعا کی گئی۔ (رپورٹ: ریاض حسین، سکریٹری جنرل)

☆☆☆

تعاون کی اپیل

اہلیان ہوشے کی جانب سے تمام نوربخشی بھائیوں سے گزارش کی جاتی ہے کہ ہوشے میں زیرِ تعمیر خانقاہ معلی کے لئے دل کھول کر عطیات دیں تاکہ اس عظیم دینی عبادت گاہ کی تعمیر کا کام مکمل ہو سکے۔ آج سے کئی سال پہلے اس کی تعمیر کا کام شروع کیا گیا تھا مگر فنڈ کی عدم دستیابی کی بناء پر یہ کام التوا میں پڑا رہا۔ لہٰذا آپ لوگوں سے اس سلسلے میں مالی تعاون کی اپیل ہے۔ (حاجی محمد حسین شاہد ہوشے)

☆☆☆

پرائمری سکول یوچنگ کے سالانہ امتحان کے نتائج

پرائمری سکول یوچنگ ضلع گانگچھے میں سالانہ امتحان کے نتائج کے سلسلے میں ایک تقریب منعقد ہوئی اس تقریب کے مہمان خصوصی بریگیڈیئر احمد نواز خان صاحب تھے۔ تقریب کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے ہوا اور بعد میں تقسیم انعامات کا سلسلہ شروع ہوا۔ مہمانِ خصوصی نے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء و طالبات میں انعامات تقسیم کیے جن کے نام یہ ہیں۔ فدا علی نے ہائی سکول سرموں سنٹر سے پہلی پوزیشن، جماعت سوئم کے طالب علم غلام مہدی نے سکول بھر میں پہلی پوزیشن حاصل کی اور جماعت چہارم کی طالبہ مرضیہ ابراہیم نے طالبات میں سب سے نمایاں پوزیشن حاصل کی۔

آخر میں مہمان خصوصی نے اپنے خطاب میں تمام کامیاب ہونے والے طلباء وطالبات کو بالعموم اور نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء وطالبات اور ان کے والدین کو بالخصوص مبارک باد دی۔ انہوں نے والدین پر زور دیا کہ وہ بچوں کی بہتر تعلیم وتربیت کے سلسلے میں اساتذہ کے ساتھ تعاون کریں۔ مہمان خصوصی نے اپنی طرف سے ہر ممکن امداد کا یقین دلایا۔ آخر میں سکول کے ہیڈ ماسٹر محمد ابراہیم فیضی نے تقریب میں شریک تمام مندوبین کا شکریہ ادا کیا۔ (رپورٹ: پرائمری سکول یوچنگ، ضلع گانچھے)

☆☆☆

ایف جی پرائمری سکول یوچنگ

پوزیشن ہولڈرز کے ناموں کی تفصیل

ایف جی پرائمری سکول یوچنگ کی انتظامیہ کے فیصلے کے مطابق جماعت پنجم میں فدا علی، شیر علی اور اشرف حسین نے، جماعت چہارم میں مرضیہ، شازیہ اور روح اللہ نے، جماعت سوم میں غلام مہدی، گلشن بتول اور نرگس نے، جماعت دوم محمد شمیم، ثناء اللہ اور محمد ایوب نے، جماعت اول اعلیٰ میں محمد معروف، جنید احمد اور اشرف حسین نے، جماعت اول ادنیٰ میں شرافو، ذوالفقار علی اور زرینہ داؤد نے بالترتیب پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی۔

☆☆☆

اظہار تعزیت

ماہنامہ نوائے صوفیہ انٹرنیشنل کے چیف آرگنائزر جی۔ ایچ۔ معروفی صاحب کے بھائی نجم الدین صوفی صاحب کی وفات پر ادارہ نوائے صوفیہ اس غم میں برابر کا شریک ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔ (ادارہ)

☆☆☆

حاجی غلام مہدی براہوی کا انتقال پُرملال

براہ بلتستان کے معروف شخصیت اور ماہنامہ نوائے صوفیہ کے سپورٹر حاجی غلام مہدی جو کہ علامہ محمد بشیر صاحب، ایڈیٹر نوائے صوفیہ کے قریبی رشتہ دار تھے، رضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ مرحوم کی وفات پر ادارہ نوائے صوفیہ تمام لواحقین سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین



حاجی غلام محمد براہوی

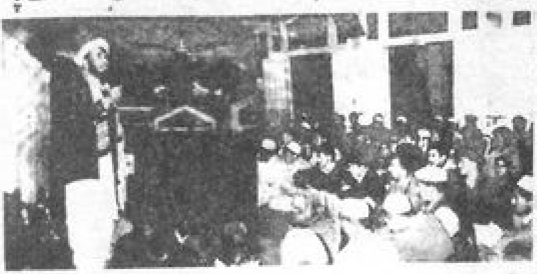
☆☆☆

عشرہ محرم الحرام مذہبی عقیدت واحترام کے ساتھ منایا گیا

اسلام آباد میں ہر سال کی طرح اس سال بھی عشرہ محرم الحرام انتہائی مذہبی عقیدت و احترام کے ساتھ منائی گئی۔ جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد میں مولانا غلام حسین نورانی اور مولانا انور علی نائب خطیب مسجد ہذا نے مجالس سے خطاب کیا۔ اس موقع پر ہزاروں کی تعداد میں اہل نوربخشیہ نے بھرپور انداز میں شرکت کر کے غم حسین میں اشکبار ہوئے۔ مولانا غلام

حسین نورانی نے فلسفۂ شہادت پیش کرتے ہوئے کہا کہ شعائر اسلام کی حفاظت اور دین مصطفیٰ کی بقا کے لئے سید الشہدا حضرت امام حسین نے اپنے پورے خاندان کی قربانی دی جس کی وجہ سے آج حسینیت کے علمبردار آپ کے غم تازہ کر کے





معروف عالم دین اور ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے سینئر آفیسر مولانا غلام حسین نورانی صاحب اسلام آباد میں محرم کی مجلس سے خطاب کر رہے ہیں۔

آپ سے محبت اور عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا اہل صوفیہ نوربخشیہ بارہ آئمہ کو ماننے والے اولیاء کرام کو ماننے والے اور تمام صحابہ کرام کا احترام کرنے والے ہیں۔ انہوں نے کہا ہمارا عقیدہ تمام مکاتب فکر کے ساتھ ہم آہنگی کے ساتھ رہنے کا درس دیتا ہے کیونکہ اسلام امن و آشتی کا مذہب ہے۔ یہی وجہ ہے صوفیاء کرام حقوق اللہ اور حقوق العباد کے لئے جدوجہد کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا میدان کربلا میں لشکر یزید نے حقوق العباد کو جس طرح پامال کیا دُنیا کی کسی تاریخ میں ایسا ظالمانہ حرکت کا تذکرہ نہیں ملتا۔ اس قربانی کے صلہ میں اللہ تعالیٰ نے حسینیت کو تاقیامت زندہ رکھا اور یزیدیت کا نام نشان عبرت بن کر رہ گیا ہے۔ نورانی صاحب نے کہا برصغیر میں صوفیاء کرام نے محبت اخوت اور بھائی چارے کا درس دیا جس کی وجہ سے یہاں اسلام تیزی سے پھیلا۔ یہی پیغام اس وقت پھیلانے کی ضرورت ہے تاکہ ملک میں انتہا پسندی اور دہشتگردی کا خاتمہ ہو۔ انہوں نے ڈنمارک، ناروے، فرانس اور ہالینڈ کے اخبارات میں شائع ہونے والے توہین آمیز خاکوں کی اشاعت پر شدید الفاظ میں مذمت کی اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ پیغمبر اسلام کے خلاف ان کارٹون کی اشاعت پر ان ممالک سے تعلقات ختم کرے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ یہود و نصاریٰ کی سوچی سمجھی سازش ہے جسے کسی صورت میں برداشت نہیں کیا جاسکتا۔

☆☆☆

تعزیتی اجلاس

مدرسہ تعلیم القرآن صوفیہ نوربخشیہ سلترو سیتھ میں ایک تعزیتی اجلاس ہوا۔ جس میں جامع مسجد کے پیش امام اور صدر مدرسہ بوا محمد اور انجمن محمدیہ صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد کے جنرل سیکرٹری جناب غلام حسین معروفی کے بھائی نجم الدین صوفی کی کراچی میں اچانک وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ اس موقع پر بوا محمد اور مرحوم معلم نجم الدین صوفی کی رُوح کی ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کی۔ جس میں

جامع مسجد کے خطیب ماسٹر اسحٰق، بوا غلام محمد، ماسٹر کریم NSRC گھانچھے، غلام رسول، مدرسہ شاہ ہمدان سے فارغ علوم صوفی غلام رسول جامع مسجد غاغلوملون کے خطیب بوامحمد، بوا قاسم اور بہت سے مہمانوں اور سیٹھ کے جوانوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر مرحوم کی ایصالِ ثواب کے لئے دُعائے مغفرت کی اور دُعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین

☆☆☆

پیغمبرِ اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق توہین آمیز خاکے شائع کرنے پر تمام اسلامی ممالک میں اجتماعی ریلیاں تادمِ تحریر جاری ہیں۔

یورپ کے بعض اخبارات میں حضرت محمد ﷺ سے متعلق توہین آمیز کارٹونوں کی اشاعت پر پورے عالمِ اسلام میں تشویش کی لہر پائی جاتی ہے جس کی وجہ سے تمام اسلامی ممالک کے کروڑوں مسلمان سراپا احتجاج ہیں۔ مغربی ذرائع ابلاغ خصوصاً ڈنمارک جہاں سے یہ کارٹون شائع ہوئے ہیں اُن کا مؤقف ہے کہ چونکہ ذرائع ابلاغ آزاد ہے لہٰذا اُن کو روکنا ممکن نہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ خاکے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت مسلمانوں کی دل آزاری کے لئے شائع کئے گئے ہیں حالانکہ حقیقت کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ آزادیٔ صحافت کا مطلب ہرگز ہرگز یہ نہیں ہے کہ توہینِ رسالت کی جائے۔ مغربی دُنیا آج اسلامی ممالک میں جس طرح ظلم وستم کر رہے ہیں وہ عروج پر ہیں۔ مسلمانوں سے دفاع کا حق چھین کر ریاستی دہشت گردی کی جاتی ہے اگر کوئی دفاع کا حق استعمال کیا جائے تو اسے دہشت گردی کا نام دے کر مسلمانوں پر ظلم کیا جاتا ہے یہ انسانی بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔

☆☆☆

اظہارِ تشکر

میرا بھائی نجم الدین صوفی صاحب جو کہ محکمۂ تعلیم سندھ گورنمنٹ میں گریڈ 16 میں عربی اُستاد کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے تھے۔ 12 دسمبر 2005ء کو مختصر علالت کے بعد آغا خان ہسپتال کراچی میں رضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ اس موقع پر سینکڑوں احباب نے جن میں علماء کرام، طلباء تنظیمیں، مذہبی اور سماجی تنظیموں کی جانب سے بذریعہ خطوط، ٹیلی فون اور بالمشافہ تعزیت کا اظہار کیا، ان سب کو فرداً فرداً شکریے کا خط لکھنا ممکن نہ تھا لہٰذا میں نوائے صوفیہ کی وساطت سے ان سب کا شکریہ کرتا ہوں خصوصاً انجمن صوفیہ نوربخشیہ کورنگی عوامی کالونی کراچی، انجمن فلاح و بہبود سلترو سیاچن کراچی اور جناب شمشاد صاحب یوچنگ کراچی کا جن کے تعاون کی وجہ سے کسی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑا اور عوام کی طرف سے دلجوئی کے پیغامات کی وجہ سے میں اور میرے اہلِ خانہ اور خصوصاً مرحوم کے پسماندگان یہ صدمہ برداشت کرنے کے قابل ہوئے۔ (جی۔ ایچ۔ معروفی، اسلام آباد)

☆☆☆

سید شہاب الدین سرموں کو صدمہ

علی پور اسلام آباد کے معروف عالم دین سید شہاب الدین صاحب کا بڑا بھائی سید حبیب اللہ صاحب میر واعظ سلنگ بلتستان مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ مرحوم کی

وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے وہ برسوں تک محسوس کیا جائے گا۔ مرحوم کے انتقال کی خبر سن کر اہل نوربخشیہ کی ایک بڑی تعداد نے سید شہاب الدین صاحب سے ان کی رہائش گاہ پر جا کر تعزیت کی۔ ادارہ نوائے صوفیہ مرحوم کی وفات پر تمام لواحقین کے اس غم میں برابر کا شریک ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین

☆☆☆

توہین قرآن کیس میں تمام نامزد ملزمان کی 8 مارچ کو عدالت میں طلبی، اُن کی طرف سے بریت کی درخواست خارج کر دی گئی

کراچی سے نوائے صوفیہ کے نمائندہ کے مطابق ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کراچی نے توہین قرآن کیس میں پندرہ ملزمان کی طرف سے دائر کردہ بریت کی اپیل خارج کرتے ہوئے انہیں 8 مارچ کو عدالت میں حاضر ہونے کا حکم دیا ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کے مطابق سیرہ معصومین نامی کتاب میں توہین قرآن، توہین انبیاء کرام، توہین صحابہ اور توہین ازدواج مطہرات کیا ہے۔ یاد رہے اس کتاب پر شمالی علاقہ جات کی انتظامیہ نے پابندی عائد کر دی تھی اور ذمہ دار افراد کے خلاف FIR درج کر کے گرفتاری کا حکم دیا تھا مگر ضلع گنگچھے کے سیاستدانوں کے دباؤ کی وجہ سے یہ FIR واپس لے لی گئی اور اس کے بڑے ملزم کو کراچی فرار ہونے کا موقع فراہم کیا۔ بعد ازاں وزارت مذہبی امور اور اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارش پر سندھ گورنمنٹ نے بھی اس کتاب پر پابندی عائد کر دی اور تمام نسخے ضبط کرنے کا حکم دیا اور ملزمان کے خلاف کارروائی کرنے کی ہدایت کی جس کی وجہ سے بڑے ملزم گیارہ ماہ تک روپوش رہنے کے بعد پھر منظر عام پر آیا اس دوران ملزمان نے چوری چھپے یہ کتاب فروخت کرتے رہے جس کی وجہ سے ان کے خلاف عدالت میں کیس کر دیا۔ قرآن مجید کے بارے میں اُن کی بدنیتی کا یہ عالم ہے کہ چپلو کے PTDC ہوٹل میں اقبال جرم کرتے ہوئے قرآن کے بارے میں تمام متنازعہ مواد خارج کرنے پر راضی ہوا مگر ان متنازعہ مواد کے جواز میں مساجد اور تبیان نامی پمفلٹ کے ذریعے عوام کو گمراہ کرتے رہے۔ حق تو یہ تھا کہ توبہ تائب کرتے ہوئے مسلمانوں سے دل آزاری پر معافی مانگتے مگر عدالت میں بھی اُن نکات کے حق میں دلائل دے رہے ہیں۔ ان کا مؤقف ہے کہ اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے وہ سوچ سمجھ کر لکھا ہے اور یہ پیر صاحب کے حکم سے لکھا گیا ہے۔ پیر کا حکم ہمارے لئے حُجت ہے۔ ملزمان کا مؤقف ہے کہ امامیہ والوں کا عقیدہ صوفیہ والوں سے الگ ہے اُن کا مؤقف ہے پاکستان میں ہر فرقہ کے لوگوں کو اپنے اپنے اعتقادات پر عمل کرنے کا حق حاصل ہے لہٰذا یہ حق اُن کو بھی حاصل ہے مدعی یعنی غلام محمد خان اور اُن کے ساتھیوں کا مؤقف ہے کہ یہ عقیدہ نوربخشی عقیدہ نہیں ہے بلکہ یہ عقیدہ ان پندرہ ملزمان کا عقیدہ ہے جو قرآن مجید پر شکوک وشبہات پیدا کر کے مسلمانوں کی دل آزاری کر رہے ہیں یہی وجہ ہے عدالت عالیہ ان ملزمان کو بری کرنے کے لئے تیار نہیں ہے اس کے علاوہ اسلامی نظریاتی کونسل نے بھی انہیں مُجرم قرار دیا تھا۔

☆☆☆

احوال واقعی

ڈنمارک کے مسلمانوں نے ستمبر میں ہی انتہائی شائستہ اور منظم احتجاج کیا تھا

اخبار کے ایڈیٹر اور ڈنمارک کے وزیراعظم ابتدا میں ہی مسلمان تنظیموں کی بات سن لیتے تو یہاں تک معاملہ نہ پہنچتا

ڈاکٹر سید سجاد حسین

جیلنڈ پونستان (Yilland Ponsten) ڈنمارک کا ایک محدود تعداد میں چھپنے والا مقامی اخبار ہے۔ جان ہینسن اس کے ایڈیٹر ہیں۔ اپنے اخبار کی معمولی شہرت کے لئے ایڈیٹر نے 30 ستمبر کو نازیبا کارٹون چھاپے، جن کی تعداد 12 تھی۔ اخبار ڈینش زبان میں چھپتا ہے اس لئے ڈنمارک میں رہائش پذیر بہت سے مسلمان اس کو نہیں پڑھتے۔ 30 ستمبر کو جب یہ نازیبا کارٹون چھپے تو چند مسلمانوں نے انہیں دیکھا اور پھر ایک دوسرے سے ایک میٹنگ میں مشورہ کیا۔ ڈنمارک میں مسلمانوں کی تعداد لگ بھگ 2 لاکھ ہے جن کا تعلق مختلف مسلم ممالک سے ہے۔ اکثریت مشرق وسطی سے ہے۔ وہاں ایک مسلمان تنظیم نے فیصلہ کیا کہ ان نازیبا کارٹون کی اشاعت پر ایک پرامن احتجاج کرنا چاہئے اور اخبار کے ایڈیٹر کو احساس دلانا چاہئے کہ اس سے مسلمانوں کی دل آزاری ہوئی ہے لہٰذا وہ معافی مانگے۔ 14 اکتوبر 2005ء کو کوپن ہیگن میں ایک انتہائی منظم اور پرامن ریلی منعقد کی گئی جس میں تقریباً چار ہزار افراد نے شرکت کی۔ ریلی میں اخبار کے مدیر سے معافی طلب کی گئی لیکن اس نے صاف انکار کر دیا کہ کوئی معافی نہیں مانگی جائے گی۔ یہ ہماری آزادی کا مسئلہ ہے، دل آزاری ہو تو ہوا کرے۔

ڈنمارک کے مسلمان کافی پریشان ہوئے پھر انہوں نے فیصلہ کیا کہ ڈنمارک کے وزیراعظم آندرے رسمان کی توجہ اس طرح مبذول کرائی جائے تاکہ ایسی شرمناک حرکت کو آئندہ ہونے سے روکا جائے اور ایڈیٹر کو حکومت احساس دلائے کہ وہ نازیبا حرکت پر معافی مانگے۔ ڈنمارک میں مقیم مسلمانوں نے اس سلسلے میں اپنے اپنے ملکوں کے سفیروں سے ملاقات کی اور ان سے کہا کہ وہ ان کے جذبات ڈنمارک کے وزیراعظم تک پہنچا دیں تاکہ آئندہ کا تدارک بھی ہو جائے اور موجودہ حرکت کی تلافی بھی ہو۔

مگر مسلمانوں کی مزید دل آزاری کی اور ان کو ایک ایسے دوراہے پر کھڑا کر دیا کہ اب کس کے پاس جائیں جو ہماری بات سنیں۔ یہی وہ وقت تھا جب وزیراعظم ڈنمارک یا اس سے پہلے اخبار کے ایڈیٹر اس مسئلے کو ہمیشہ کے لئے دفن کر سکتے تھے لیکن انہوں نے ایسا مناسب نہیں سمجھا بلکہ ڈنمارک کے مسلمانوں کو حیرت زدہ اور اس کے ساتھ ساتھ برہم کر دیا۔

☆☆☆

آگ بھڑک کر پھیلنی شروع ہوتی ہے

ڈنمارک کے مسلمانوں نے فیصلہ کیا کہ یہ مسئلہ اب دوسرے مسلمان بھائیوں کے علم میں لانا چاہئے تاکہ حضور ﷺ

کی شان میں جو گستاخی کی گئی ہے وہ دوبارہ نہ ہو۔ مسلم رہنما ابولبن نے کارٹونوں پر مشتمل ایک تفصیل بنا کر چار وفد مصر، لبنان، شام اور سعودی عرب روانہ کئے تو گزشتہ سال نومبر کا مہینہ شروع ہو چکا تھا بس پھر یہ آگ بھڑک کر پھیلنا شروع ہوگئی۔

57 مسلم ممالک نے مکہ سے ایک مشترکہ بیان میں سخت الفاظ میں اس حرکت کی مذمت کی۔ امام کعبہ نے مکہ شریف سے اعلان کیا کہ جو حضور اکرم ﷺ کی ذات مبارک کی شان میں تضحیک کرے وہ قابلِ گرفت ہے اور سزا کا حقدار ہے۔ سعودی حکومت نے ڈنمارک سے سفارتی تعلقات منقطع کر لئے اور اپنا سفیر واپس طلب کر لیا۔ مشرق وسطیٰ کے تمام ممالک نے ڈنمارک کی مصنوعات کا بائیکاٹ شروع کر دیا۔

☆☆☆

جلتی پر تیل چھڑکنا

مسلمانوں کی مزید دل آزاری کے لئے جنگ آمیز رویہ رکھتے ہوئے فرانس، اسپین، ناروے اور جرمنی کے اخبارات نے ڈنمارک کی حمایت میں دوبارہ کارٹونوں کی اشاعت کی اور کہا کہ یہ سب کچھ پریس کی آزادی کے لئے کیا جا رہا ہے۔ یہ کونسی آزادی ہے کہ آپ کسی کو اذیت پہنچانے کا حق مانگتے ہیں۔ یہ آزادی نہیں بلکہ وہ معاشرتی اور مذہبی خلیج اور نفرت کا اظہار تھا تاکہ مسلمان جو کہ پہلے ہی زخمی ہیں۔ ان کی مزید تذلیل کی جائے۔

☆☆☆

ایک قابلِ تحسین قدم

مہدی علی ربانی براہوی

براہ پائین کے غیور اور مذہبی جذبے سے سرشار صوفیہ نوربخشیہ کے پیروکاروں کا یہ عمل جس کی لاکھ بار تعریف کی جائے تو بھی کم ہے کہ انہوں نے اپنی قلیل آمدنی اور معاشی بدحالی کے باوجود مذہب حقہ کی تعلیم کو پھیلانے کے لئے مدرسہ سراج العلوم کی عمارت جو خستہ حالی کے انتہا کو پہنچ گیا تھا اور ناکافی بھی تھا کو گرا کر ایک عظیم الشان اور قابلِ رشک عمارت تعمیر کر دی ہے۔ براہ پائین ضلع گنگچھے گو کہ اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں سے مالا مال ہے مگر وہ عظیم نعمت جس کے آگے تمام نعمتیں ہیچ ہیں یعنی تعلیم جس کے بغیر دوسری نعمتوں کا استعمال ممکن نہیں کی فقدان کی وجہ سے یہاں کی آبادی کو موجودہ زمانے کے مطابق معاشی طور پر بدحال کہا جا سکتا ہے لیکن صد آفرین ہے ان فرزندانِ مذہب کی جنہوں نے معاشی کمزوری کے باوجود اپنی مدد آپ کے طور پر مدرسہ سراج العلوم کی دومنزلہ عمارت بنوائی۔ پھر بھی ان کے جذبۂ دین کو سکون نہ آیا اور اب یہی ہستیاں خانقاہ معلی صوفیہ نوربخشیہ براہ پائین کی بھی توسیع کرنے لگے ہیں۔ خانقاہ معلی صوفیہ نوربخشیہ آبادی کے بالکل وسط میں ہونے کی وجہ سے اس کی توسیع کا کام کافی مشکل ہے۔ لیکن جذبۂ دین محمدؐ کے پیروکاروں کے آگے ساری مشکلات ہتھیار ڈالتے جا رہے ہیں۔ خانقاہ معلی کی توسیع کے سلسلے میں کئی مکانات متاثر ہو رہے ہیں جن میں سے تین مکان خانقاہ کے لئے مل چکے ہیں اور دیگر کے حصول کے لئے بھی کوششیں جاری ہیں۔ امید ہے کہ رواں سال کے آخر تک خانقاہ معلی کی توسیع کا کام شروع ہو جائے گا۔ براہ پائین جس کی آبادی کا ساٹھ فیصد صوفیہ نوربخشیہ کے ماننے والے ہیں اور باقی چالیس فیصد آبادی اہل سنت اور اہل حدیث کے پیروکار ہیں۔ غیر نوربخشی آبادی کے پُرفریب اور دلکش پیشکشوں سے منہ موڑ کر کسی بیرونی امداد کے بغیر ان کی

در گاہوں اور مساجد سے بھی عالیشان مدرسہ و خانقاہ کی تعمیر کا یہ خوبصورت منصوبہ دنیا بھر میں مذہب صوفیہ نوربخشیہ کے ماننے والوں کے لئے قابل تقلید ہے۔

☆☆☆

کراچی میں شاہ ہمدان کانفرنس کا انعقاد

گزشتہ دنوں دارالعلوم قصر الاسلام کراچی میں شاہ ہمدان کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس کی صدارت ناظم اعلیٰ پیر سید عظمت علی شاہ ہمدانی نے کی۔ جبکہ مہمان خصوصی کی حیثیت سے خطیب پاکستان علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی تشریف فرما تھے۔ اس کانفرنس میں شمالی علاقے کے نامور شاعر احسان علی دانش نے شاہ ہمدان کی تعلیمات اور زندگی کے حوالے سے خصوصی مقالہ پیش کیا۔ جسے لوگوں نے خوب سراہا کراچی میں اس کانفرنس میں علمائے کرام۔ شعراء۔ نعت خوانوں کے علاوہ شاہ ہمدان کے ہزاروں پیروکاروں نے شرکت کی۔

کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جس کی سعادت عالمی ایوارڈ یافتہ قاری نے حاصل کی۔ جبکہ پاکستان کے مشہور نعت خواں طلعت حسین نے بحضور سرور کائنات گلہائے عقیدت پیش کئے۔ اُستاد نذر محمد راہی اور پیر زادہ سید اظہر علی شاہ ہمدانی نے بحضور شاہ ہمدانؒ منقبت پیش کی۔ نامور شاعر احسان علی دانش نے (شاہ ہمدان بلتستان میں) کے عنوان سے پڑھے گئے مقالے میں امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ کی بلتستان آمد اور اسلام کی تبلیغ پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ انہوں نے آثار شاہ ہمدان کا بھی مفصل تذکرہ کیا۔ نیز جب برات لائبریری کا تذکرہ ہوا تو سامعین نے کافی دلچسپی کا اظہار کیا۔ یاد رہے کہ برات لائبریری بلتستان کے معروف سکالر اور قلم کار غلام حسن حسنو کی ذاتی لائبریری ہے برات لائبریری میں شاہ ہمدان کے دست مبارک سے لکھی ہوئی کتابوں سمیت شاہ ہمدان کی کل ایک سو سے زائد تصنیفات موجود ہیں۔ کراچی سے پیر سید عظمت علی شاہ ہمدانی اور علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے آثار شاہ ہمدان دیکھنے کی دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور اولین فرصت میں بلتستان کا دورہ کرنے کی بھی حامی بھر لی۔

اس موقعہ پر علامہ کوکب نورانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شاہ ہمدان کا سب سے بڑا ہتھیار اس کا اپنا کردار تھا۔ آپ جہاں بھی گئے۔ بغیر کسی تیغ و تیر کے لوگوں کو دائرہ اسلام میں داخل کیا۔ انہوں نے شمع اسلام کو اپنے کردار کے ذریعے روشن کیا۔ اور لوگ جوق در جوق مسلمان بنتے گئے۔ آج کشمیر اور بلتستان کی سو فیصد آبادی مسلمان ہیں تو وہ آپ کے کردار کا کرشمہ ہے۔ اس موقع پر استاد نذر محمد راہی اور پیر زادہ سید اظہر علی شاہ نے حضور امیر کبیرؒ منقبت پیش کیں۔ یاد رہے کہ احسان علی دانش کو اس کانفرنس میں خصوصی مقالہ پیش کرنے کی دعوت دی گئی تھی۔ اس کانفرنس میں شاہ ہمدان سٹوڈنٹ فیڈریشن سرمک کے ایک وفد نے بھی شرکت کی۔

☆☆☆

فیض بخش ہاسٹل کراچی میں یوم حسینؑ

فیض بخش ہاسٹل کراچی میں 7 محرم الحرام کو یوم حسینؑ کے حوالے سے ایک پُر وقار تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں ہاسٹل کے تمام طلباء نے شرکت کی۔ تقریب کی صدارت طالب علم آصف حسین نے کی جبکہ مہمان خصوصی طالبعلم محمد الیاس ساگر تھے۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض طالبعلم شیر علی نے ادا کئے۔ تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک

سے ہوا جس کی سعادت طالبعلم محمد یوسف نے حاصل کی اس کے بعد طالب علم جی ایم کھاروی نے نعت رسول مقبول ﷺ پیش کی۔ طالبعلم غلام نبی شاہین نے فلسفۂ شہادت امام عالی مقام پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد طالبعلم حقیقت ذبیح نوربخش نے امام حسینؑ کی شان میں گلہائے عقیدت پیش کئے۔ طالبعلم محمد یوسف نے واقعہ کربلا کے حوالے سے نماز کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ طالبعلم امتیاز حسن نے ''عصر حاضر میں مسلمہ امہ کے مسائل'' کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج مسلمانوں کو واقعہ کربلا سے سبق حاصل کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ ہاسٹل ہذا کے چیئرمین فاچو غلام مہدی نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہمیں واقعہ کربلا پر غور کرتے ہوئے مقصد حسینؑ کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ محفل کے مہمان خصوصی طالبعلم محمد الیاس ساگر نے ''محمد ﷺ اور حسینؑ'' کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ طالبعلم محمد انجم نوربخش نے امام حسینؑ کی شان میں نذرانہ عقیدت پیش کئے۔ اس کے بعد طالبعلم آصف حسین نے اپنا صدارتی خطبہ پیش کیا۔ تقریب کے آخر میں تمام مسلمانوں کے حق میں دعائے خیر کی گئی اور یوں یہ پُروقار تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ (رپورٹ: جی ایم کھاروی)

☆☆☆

اظہارِ تعزیت

گلشن کبیر بلتستان میں معروف عالم دین علامہ سید علیشاہ صاحب مرحوم کی زوجہ محترمہ جو کہ سید خورشید شاہ صاحب اور بوا عباس صاحب کی والدہ محترمہ تھیں گزشتہ دنوں رضائے الٰہی سے انتقال کر گئیں۔ اناللہ و انا الیہ راجعون○

ادارہ نوائے صوفیہ مرحومہ کے انتقال پر تمام لواحقین کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور لواحقین کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین (ادارہ)

☆☆☆

مولانا نجم الدین صوفی صاحب کے لئے خصوصی دُعا

مورخہ 25 دسمبر کو علمائے صوفیہ نوربخشیہ کی دو روزہ کانفرنس سکردو کے موقع پر مولانا نجم الدین صاحب کی وفات کی خبر ملنے پر پورا اجتماع سوگوار بن گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون○ چنانچہ کانفرنس کے افتتاح کے فوراً بعد مرحوم کے لئے خصوصی طور پر دُعائے مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دعا کی گئی۔

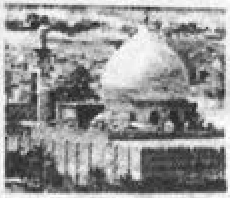
محترم مولانا صاحب نے جس انداز اور طریقے سے اپنے سایۂ عاطفت میں تربیت دے کر معروفی جیسے محسن ملک وملت کو پروان چڑھایا جن سے بذریعہ نوائے صوفیہ ایک عالم فیضیاب ہو رہی ہے یہ سب مولانا کی بصیرت، ہمدردی اور احساس فرض نبھانے میں دلچسپی کی غماز ہے ان کی رحلت سے ملت نوربخشیہ ایک مخلص، ہمدرد اور بے لوث عالم دین سے محروم ہو گئی ہے اور جو خلا پیدا ہوا ہے وہ بہت دیر تک پُر نہیں ہو سکے گی بارگاہ رب العزت میں مکرر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور تمام لواحقین کو یہ صدمہ برداشت کرنے کا حوصلہ اور ہمت دے۔ آمین (محسن علی ساقی ہیڈ ایف ای او آغا خان ایجوکیشن سروس خپلو، غلام حسن حسنو برات لائبریری خپلو)

☆☆☆

امام نقی اور امام حسن عسکری کا

روضہ مبارک شہید کر دیے گئے

عراق کے شہر سامرہ میں چار نامعلوم مسلح افراد نے





عراق میں حضرت امام نقی علیہ السلام کے روضہ مبارک میں دھماکہ کے بعد کا منظر

امام نقی اور امام حسن عسکری کے روضے کے اندر گھس کر محافظوں کو زدوکوب کیا اور اُن پر قابو پالینے کے بعد متعدد دھماکے کئے جس سے سنہری گنبد اور شمالی دیوار شہید ہو گئے۔ متعدد افراد ملبے تلے دب گئے۔ بتایا جاتا ہے چار مسلح افراد میں سے ایک نے فوجی وردی پہن رکھی تھی اس واقعے کے بعد حکومت نے تین روزہ سوگ منانے کا اعلان کیا۔ مزار کے پانچ محافظوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ واقعہ کے بعد امریکی فوجیوں نے روضے کا محاصرہ کر لیا۔ اس واقعے پر متعدد ممالک نے شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے پُرزور مذمت کی ہے اور ان روضہ مبارک کو دوبارہ تعمیر کرنے کا مطالبہ کیا ہے ان میں حکومتِ پاکستان بھی شامل ہے۔ عراق کی وزارت داخلہ کے مطابق مشتعل افراد نے حملہ کر کے متعدد افراد کو ہلاک کیا حالات کے خراب ہونے کی بناء پر کرفیو کا نفاذ کر دیا گیا۔

☆☆☆

سید اسد شاہ زیدی

ڈپٹی سپیکر، قانون ساز کونسل کی روح پرور تقریر

سید منظور حسین معلم ہائی سکول چپلو

سید اسد شاہ زیدی کسی تعارف کے محتاج نہیں آپ شمالی اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر ہیں پورے ارض شمال میں یکساں مقبول ہیں آپ بیک وقت مفکر، دانشور، ادیب اور شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ ممتاز قانون دان اور شعلہ بیان مقرر بھی ہیں کسی محفل میں آپ کی شرکت اس مجلس کے کامیاب ہونے کیلئے کافی سمجھی جاتی ہے چند برس پہلے سکردو میں این وائی

الف کے زیر اہتمام شاہ ید کانفرنس ہوئی تھی جس میں زیدی صاحب نے شاہ سید کے حضور اپنا مشہور نذرانہ عقیدت پیش کیا تھا جو کئی بار ماہنامہ نوائے صوفیہ میں شائع ہو چکا ہے۔

ماہ ستمبر میں چھلو میں بلتستان سٹوڈنٹس فیڈریشن کا تعلیم سے متعلق ایک عظیم الشان کنونشن منعقد ہوئی اس تقریب میں زیدی صاحب کی منطقی اور سلجھی ہوئی باتیں بڑی اہمیت کی حامل تھیں آپ نے دوران خطاب کہا کہ "مجھے چھلو کی سرزمین میں یہاں کے عوام سے خطاب کرنے میں الگ لطف آتا ہے یہاں تقریر کرنے کا اور ہی مزا ہے انہوں نے کہا کہ میں یہاں تھوڑا منطقی انداز میں تقریر کروں گا کیونکہ مفتی عبداللہ جیسے بلند پایہ و مایہ ناز عالم یہاں تشریف فرما ہیں ایک دور ایسا بھی تھا کہ علم کی بدولت دنیا میں ہر طرف مسلمانوں کا طوطی بولتا تھا لیکن آج ہم اس میدان میں بہت پیچھے رہ گئے ہیں ہماری جگہ مغرب نے لے لی ہے اس نے آج علم کے ذریعے چاند اور ستاروں پر قدم جمالیا ہے کسی بھی قوم نے ترقی کی منزلیں طے کی ہیں تو وہ سب علم کے ذریعہ ہی ممکن ہوئی ہے علم کسی کی میراث نہیں ہر کوئی اسے حاصل کر سکتے ہیں علم کسی امیر کی جائداد یا ذاتی ورثہ نہیں۔

آپ نے سامعین کو متوجہ کرتے ہوئے کہا کہ اس دور کی تعلیم اس پھول کی مانند ہے جس میں ہر رنگ، روپ، سائز، شکل، وصورت موجود ہے لیکن سب سے بڑی چیز خوشبو ہے وہ نہیں ہے یہ خوشبو اسلامی تعلیمات میں ہے میں نوربخشی علماء سے خصوصی طور پر اپیل کرتا ہوں کہ ان پھولوں میں روحانیت کی خوشبو ڈالیں روحانیت کی خوشبو سے ان کو نکھار بخشیں تاکہ ہم مسلمان دوسری اقوام سے آگے نکل سکیں۔

آپ کی یہ مختصر مگر جامع اور پر مغز تقریر اہل فکر اور خصوصا اہل نوربخشیہ کے لئے بہت بڑا پیغام ہے کہ واقعی اس مادی دور میں صرف اور صرف اہل نوربخشیہ ہی روحانیت کے نور اور خوشبو سے بہرہ ور ہے اسلام کی اصل خوشبو والی تصوف کی تعلیمات نوربخشیوں کے سینوں میں منور ہیں اسی لئے جناب زیدی صاحب نے صرف اور صرف اہل نوربخشیہ سے درخواست کی کہ خدا را اس مادی دور کے تعلیم میں روحانیت کی خوشبو بھر دیں ورنہ آپ دوسرے مکاتب فکر والوں سے بھی یہی بات کہہ سکتے تھا جن کے علما وہاں تشریف فرما تھے لیکن آپنے ان کی جانب چنداں توجہ نہیں دی۔

جناب اسد شاہ زیدی صاحب میر سید محمد نوربخش سے بڑے متاثر نظر آتے ہیں ہمارے اس خیال پر آپ کی نظم شاہد ہے جس کی طرف ہم نے پہلے اشارہ کیا ہے۔

عرس شاہ ہمدان

6 ذوالحجہ کو شاہ ہمدان کی برسی کی مناسبت سے جامع مسجد چھپن میں شاہ ہمدان کا عرس منائی گئی اس دن صبح آٹھ بجے سے سوا بارہ بجے تک قرآن خوانی کی گئی ساڑھے بارہ بجے شرکا میں پر تکلف لنگر تقسیم کی گئی نماز ظہر کے بعد جلسۂ عام ہوا معروف عالم دین مفتی عبداللہ صدر محفل اور مولانا محسن علی مہمان خصوصی تھے نظامت کے فرائض بیگو مہدی علی خان نے سرانجام دیا جلسہ سے مولانا عبدالسلام حیدری، مولانا محمد شفیع مطہری، مولانا محمد اسحاق، مولانا غلام حسن حسو نے بھی خطاب کیا۔

عرس کا انتظام بادوا ہیلتھ ایجوکیشن فاؤنڈیشن چھلو نے مقامی خواتین کے اشتراک وتعاون سے کیا تھا فاؤنڈیشن کے چیئر مین محمد اقبال نے خطبۂ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے

تنظیم کے جاری فلاحی منصوبوں پر روشنی ڈالی مقررین نے شاہ ہمدان کی حیات اور تعلیمات کے حوالے سے روشن خیالی، رواداری اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی پر زور دیا آخر میں عالم اسلام کی اتفاق و یکجہتی اور پاکستان کے تحفظ و سلامتی کے لئے خصوصی دعائیں کی گئیں عرس میں لوگوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ (رپورٹ غلام حسن حسنو)

☆☆☆

عظیم الشان جلسہ عید اعتکاف

حسب سابق امسال بھی خپلو چھومک مسجد خپلو بالا میں لوگوں کی کثیر تعداد معتکف ہوئے کچھ نے تین مہینوں کے لئے، بعض نے 40 دنوں کے لئے بعض نے 30 دنوں کے لئے اور کچھ نے 10 دنوں کے لئے اعتکاف بیٹھنے کی سعادت حاصل کی شب جمعرات 29 رمضان المبارک کو عید کے اعلان کے بعد سسکیوں آہوں اور ابر نیسان کی طرح برستی ہوئی آنکھوں سے آخری اور اختتامی دعا کی گئی جس میں شمع تصوف کے ہزاروں پروانوں نے شرکت کی جو بغیر کسی اطلاع اور پروگرام کے وہاں جمع ہوئے تھے اختتامی دعا کے بعد یہ روحانی جلوس گومہ بھونگ، چھی، باپی سے ہوتے ہوئے ہنڈلی مسجد پہنچے جہاں ہزاروں لوگ منتظر تھے جہاں عید اعتکاف کے سلسلے میں جلسۂ عام ہونا تھا

جلسہ سے مولانا محمد عارف سترونپی، مولانا محسن علی باقرپی گون، مولانا محمد بشیر آفتاب یوچنگ، مولانا علی محمد ذوقہ، مولانا رستم علی سلینگ، مولانا عبدالحمید اور مولانا فقیر محمد ابراہیم نے خطاب کیا جبکہ قاری محمد عارف، محمد عمران اور محمد طاہر نے نعت رسول مقبول پیش کی۔ مقررین نے اعتکاف کی ضرورت و اہمیت اور اس کی معاشرہ و جماعت پر پڑنے والے اثرات پر روشنی ڈالی اور تذکیۂ نفس، تصفیۂ قلب اور تجلیۂ روح پر زور دیا یہ روح پرور جلسۂ عام رات کو سوا ایک بجے اختتام پذیر ہوا۔ (رپوٹ محمد بشیر آفتاب)

☆☆☆

(بقیہ صفحہ نمبر 18 سے "شعور کربلا سے پیغام کربلا تک")

واریت سے نفرت کرنے کا ہر مسالک کے علماء، عالم کفر و شرک کے خلاف ایک ہو جائیں اسلام دشمن عناصر کی مٹی پلید کر دیں شعور کربلا کو ہر سطح پر زندہ کریں تاریخ کربلا ایک واقعہ نہیں ہے بلکہ ایک تحریک ہے ہر مسلک آپس میں بھائی بھائی ہے چونکہ حقیقتاً اہل بیت اور اصحاب کرام دو الگ مذہب کے نہیں تھے بلکہ اصحاب کرام اہل بیت اطہار کی حسب نسب مقام منزلت کی ہر صحابہ کرام قدر اور احترام کرتے تھے لہٰذا ہم متحد ہو کر ہی اسلام کی سربلندی کے لئے کام کر سکتے ہیں۔ ہم سب اپنے قول و عمل کے ذریعے دُنیا پر ثابت کر سکتے ہیں کہ ہم ایک ہی قوت بازو ہیں عالمی سامراجی قوتیں ہمیں فرقہ واریت میں الجھا کر علم کے چراغ سے دور رکھنا چاہتا ہے اور علوم جدید اور سائنس و ٹیکنالوجی کو عالم اسلام کے لئے شجرۂ ممنوعہ قرار دینا چاہتی ہے۔ مسلمانو اٹھو! یہ بیداری کا وقت ہے یہ اتحاد کا وقت ہے یہ نفرتوں کو مٹانے کا وقت ہے اور تاریخ کا رُخ بدل کر عالم کفر کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جاؤ اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو کہ یہی شعور کربلا ہے، یہی پیغام کربلا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مقصد شہادت امام حسینؑ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆

قارئین کے خطوط

شعبہ نشر واشاعت، NYF، اسلام آباد

☆ نجم الدین صوفی مرحوم کی اچانک وفات کی خبر سن کر بہت افسوس ہوا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور اہل وعیال کو صبر جمیل عطا کرے۔ باقی نوائے صوفیہ کی سالانہ فیس مبلغ-/280 روپے ارسال خدمت ہے۔ (مولوی غلام محمد سلتر وگوما)

☆ میں نوائے صوفیہ کا مستقل قاری ہوں۔ دیگر شمارہ نمبر 88 پڑھنے کو ملا، بڑی خوشی ہوئی۔ اس میں شائع ہونے والے تمام مضامین قابلِ ستائش ہیں۔ اللہ تعالیٰ لکھاری حضرات کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین (سپاہی محمد اسماعیل سرمیکی، این اے سکاؤٹس گلگت)

☆ جناب مدیر صاحب! التماس ہے کہ ہمارے محلے کے جوانوں نے فیض بخش پبلک لائبریری کے نام سے ایک لائبریری قائم کی ہے۔ لہٰذا اس کے لئے ہمیں نوائے صوفیہ کے شماروں کی اشد ضرورت ہے۔ برائے مہربانی آئندہ سے نوائے صوفیہ کا ایک کاپی ہماری لائبریری کے لئے بھی ارسال کریں تاکہ لوگ اس سے استفادہ کر سکیں۔ (محمد ابراہیم انچارج، فیض بخش لائبریری، سرمیک سکردو بلتستان)

☆ نوائے صوفیہ روز بروز مقبول ہوتا جارہا ہے اور یہ ملت کی بقا اور مستقبل کی اُمنگوں کا ترجمان ہے۔ واقعی رسالے کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ میں نے ایک مضمون اور خط بھیجا تھا مضمون تو شائع نہیں ہوا لیکن خط کو شمارہ نمبر 88 میں شائع کیا تھا، اس کے لئے شکریہ۔ (شیر علی فیضی، طالبعلم مدرسہ شاہ ہمدان، صوفیہ نوربخشیہ سکردو)

☆ بندہ نوائے صوفیہ کا شیدائی ہے۔ نوائے صوفیہ کی اشاعت کے لئے اپنی قیمتی وقت میں سے وقت نکال کر رسالے کی اشاعت جاری رکھنے پر آپ لوگ صد آفرین کے مستحق ہیں کیونکہ اس دور میں جتنا نوائے صوفیہ مذہب حقہ کی آبیاری کے لئے کام کررہا ہے وہ قابلِ ستائش ہے۔ شمارہ نمبر 88 کے تمام مضامین انتہائی معیاری تھے خصوصاً یاور عسکری کا مضمون موجودہ مذہبی حالات کی صحیح عکاسی کرتا ہے۔ اس وقت ہمارے درمیان اتفاق ویگانگت کی فضا پیدا کرنے کی ضرورت ہے اور ہر نوربخشی کو معمولی اختلافات کے پس پردہ حقائق کو جاننے کی ضرورت ہے۔ (غلام رسول کوروی، کراچی)

☆ السلام علیکم! شمارہ نمبر 88 میں میرا خط شائع کرنے پر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ باقی میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نوائے صوفیہ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی دے۔ دیگر ایک مضمون ارسال کررہا ہوں، قابلِ اشاعت ہو تو ضرور شائع کریں۔ (ہادی علی تمنا شگری)

☆ السلام علیکم! آپ لوگ نوائے صوفیہ کی ترقی کے لئے جو سعی کررہے ہیں اس میں کامیابی کے لئے ہماری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ ابوالعرفان صاحب کے "آپ کے مسائل اور اُن کا حل" قابلِ تعریف ہیں۔ نوائے صوفیہ مسلک

نوربخشیہ کے لئے ایک روشن ستارے کی طرح ہے۔ نوائے صوفیہ کے قلمکاروں کا یہ قلمی جہاد قابل تعریف ہے۔ علامہ محمد بشیر صاحب کی رنگین فوٹو میرے ایڈریس پر ارسال کریں تو بہت مہربانی ہوگی۔ (حاجی محمد حسین شاحد، ہوشے)

☆ السلام علیکم! میں بحیثیت نمائندہ نوائے صوفیہ گلشن کبیر عرض ہے کہ میری کوششوں سے میرے گاؤں کے چند نئے خریدار بنے ہیں ان کی حوصلہ افزائی کے لئے ان کے نام اور رقم شائع کر کے ان کی حوصلہ افزائی کریں۔ ان کی مبلغ -/200 روپے فی کس، جبکہ یہ 16 ممبران جن کی مجموعی رقم -/3,200 روپے بنتی ہے، ارسال ہے۔ ان اصحاب کے نام یہ ہیں۔ مولوی عبدالسلام ہیڈ ماسٹر مڈل سکول گلشن کبیر، فدا علی ولد سنگ سنگ، قانون گو محمد چو، غلام مہدی، روزی محمد سابق چیئرمین، صوبیدار حاجی سودے، غلام حیدر حیدری، کاچو زاہد حسین، فقیر غلام حسین، کاچو ولایت حسین، زمان علی، ہیڈ ماسٹر فدا محمد، علی ہیڈ مستری ترانگز ونگ، مستری علی ولد مراد، محمد حسین دکاندار گلشن کبیر۔ حاجی شکور علی۔ (وائس چیئرمین حاجی سودے علی، نمائندہ نوائے صوفیہ گلشن کبیر مشہ بروم)

☆ محترم ایڈیٹر صاحب! نجم لدین صوفی کے انتقال پر ہمیں بہت دکھ ہوا۔ مرحوم کی رُحلت نہ صرف آپ کے لئے بلکہ ہم سب کے لئے بہت بڑا لیہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور آپ کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین (غلام حیدر سلترو)

☆ محترم جی ایچ معروفی صاحب! پچھلے دنوں آپ کے بھائی صوفی نجم الدین کے انتقال کی خبر سن کر دلی صدمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے اور آپ کو صبر کی توفیق عطا کرے۔ میں اپنی اور تمام صوفیہ نوربخشیوں کی طرف سے اظہار تعزیت پیش کرتا ہوں۔ (کامران حسن دیپک، گلگت سٹی)

☆ محترم جناب چیف ایڈیٹر صاحب! السلام علیکم! میں نوائے صوفیہ کا پرانا قاری ہوں۔ اکتوبر کا شمارہ نمبر 88 اول تا آخر پڑھ کر معلوم ہوا کہ یقیناً یہ رسالہ ہمارے لئے مشعل راہ کا کام دے رہا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نوائے صوفیہ اور کارکنوں کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی دے۔ آمین (امان اللہ بلغاری، گورنمنٹ کالج راولپنڈی)

☆ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالے کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی عطا کرے۔ نوائے صوفیہ نوربخشی عوام میں اتفاق اور ہم آہنگی پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ یہی سب سے بڑی کامیابی ہے میں نوائے صوفیہ کے تمام کارکنوں کو دلی مبارکباد دیتا ہوں۔ (محمد صالح، براہوی مقیم اسلام آباد)

☆ السلام علیکم! میں نوائے صوفیہ کا قاری ہوں اور نوائے صوفیہ بڑے شوق سے پڑھتا ہوں۔ یہ رسالہ وہ واحد رسالہ ہے جو شاہ سیّد اور شاہ ہمدان کی تعلیمات دُنیا میں تشہیر کرنے کے لئے شب و روز کوشاں ہے۔ یہ رسالہ روز بروز مقبول عام ہوتا جارہا ہے۔ (سکندر علی ارمان کوروری، بہادر آباد)

☆ سلام کے بعد عرض ہے کہ شمارہ نمبر 87 اللہ کے کرم اور آپ جیسے کارکنوں کی جدوجہد کی بدولت پڑھنے کو ملا۔ بہترین ٹائٹل کے ساتھ تمام مضامین معیاری اور عمدہ تھے۔ (سپاہی موسیٰ علی کلیم، کھرکوی، اوکاڑہ کینٹ)

☆ السلام علیکم! میں نوائے صوفیہ کا مستقل قاری ہوں۔ اب تک یونٹ کے نوجوانوں کے نام جتنے بھی

رسالے آ چکے ہیں ان کو پڑھ کر دل کو سکون ملتا ہے چونکہ مذہب حقہ کے صحیح ترقی و ترویج میں اس رسالہ کا بہت اہم کردار ہے۔ (بواشکور علی ہنذیلی)

☆ السلام علیکم نوائے صوفیہ میرا پسندیدہ رسالہ ہے جو آج کل کے جدید دور میں بھی نوربخشی عوام کی صحیح رہنمائی کر رہا ہے۔میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالے کو مزید ترقی دے۔ (محمد خالد ایف۔جی کالج خپلو، گمبہ بھوتنگ)

☆ السلام علیکم! جناب من! اس رسالہ کی جتنی تعریف کروں کم ہے اور میری طرف سے تمام مسلمانوں کو نیا سال مبارک ہو۔ (افتخار حسین بلغاری طالب علم، ہائی سکول ڈوغنی)

☆ السلام علیکم نوائے صوفیہ اعتدال پسند روشن خیال اور عالمگیر تعلیمات کو عام کرنے میں پیش پیش ہے۔ خدا کرے کہ یہ رسالہ رہتی دنیا تک یہ روشنی پھیلاتا رہے۔ (علی حسین، سکردو بلتستان)

☆ السلام علیکم! نوائے صوفیہ صرف اہل نوربخشیہ کے لئے نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کے لئے اسلام کی تعلیمات سے روشناس کرنے میں بہت بڑا کردار ادا کر رہا ہے اور مذہب نوربخشیہ کے تمام عالم دین اپنی تعلیمی خدمات اس رسالے کے ذریعے انجام دے رہے ہیں۔ (سپاہی غلام مہدی تھگس، 14 این ایل آئی)

☆ السلام علیکم! نوائے صوفیہ کا مستقل قاری ہوں۔ کشمیر جیسے برف پوش اور سرسبز و شاداب وادیوں میں ہمیں اس رسالے کا شدت سے انتظار رہتا ہے اور ملنے پر سکون ملتا ہے۔ (سپاہی فضل الرحمن تھلوی، فارورڈ کہوٹہ کشمیر)

☆☆☆

وصولیات

شمارہ 86 کے بعد اب تک موصول ہونے والی رقوم کی تفصیل نیچے دی جا رہی ہے۔ اس فہرست میں جن صاحبان کے نام شامل نہیں ہیں، وہ خریداری نمبر کے ساتھ مطلع کریں۔

نمبر شمار	نام مع پتہ	روپے
-1	غلام رسول صاحب خپلو گھربونگ	500/-
-2	کرامت حسین تحصیل ڈوغنی	200/-
-3	اعجاز حسین نمائندہ کراچی	1500/-
-4	غلام محمد صاحب نمائندہ کراچی	820/-
-5	حوالدار علیخان دسمی	200/-
-6	اخوند عبدالصمد حسن آباد چھوربٹ	200/-
-7	نائیک محمد ایوب صوفی براہوی سیالکوٹ	200/-
-8	غلام عباس تھلوی نمائندہ علی پور فراش	100/-
-9	محمد امین، حسن آباد چھوربٹ نمائندہ لاہور	130/-
-10	بواشکور علی انور نمائندہ گلگت	675/-
-11	مولانا محمد رضا ضیاء سرمیک نمائندہ	1000/-
-12	فدا حسین، 14 این ایل آئی	300/-
-13	سپاہی ذوالفقار علی فرنوی	200/-
-14	مولوی عبدالسلام ہیڈ ماسٹر گلشن کبیر	200/-
-15	فدا علی صاحب گلشن کبیر	200/-
-16	قانون گو محمد چو گلشن کبیر	200/-
-17	غلام مہدی صابری گلشن کبیر	200/-
-18	روزی محمد سابق چیئرمین گلشن کبیر	200/-
-19	صوبیدار حاجی سودے علی وائس چیئرمین گلشن کبیر	200/-
-20	غلام حیدر حیدری دم سم	200/-
-21	کاچو زاہد حسین مدرس گلشن کبیر	200/-
-22	فقیر غلام حسین گلشن کبیر	200/-
-23	کاچو ولایت حسین خپلو بالا	200/-

24-	سابق چیئرمین زمان علی گلشن کبیر	200/-
25-	فدا محمد ہیڈ ٹیچر گلشن کبیر	200/-
26-	علی ہیڈ مستری گلشن کبیر	200/-
27-	مستری علی گلشن کبیر	200/-
28-	محمد حسین دکاندار گلشن کبیر	200/-
29-	حاجی شکور علی دکاندار گلشن کبیر	200/-
30-	حسین احمد سابق ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل اسلام آباد	200/-
31-	اشرف حسین مدرس بلغار	150/-
32-	علی حسن نمائندہ بونجی	200/-
33-	غلام محمد خان نمائندہ کراچی	1000/-
34-	الطاف حسین سکردو	300/-
35-	غلام مہدی نمائندہ کراچی	420/-
36-	نجم الدین صوفی کراچی	440/-
37-	شیر محمد چھوربٹ	200/-
38-	ماسٹر عرفان علی صاحب براہ	200/-
39-	علی محمد نوشاد براہوی 14 این ایل آئی	200/-
40-	بابو علی حسن چھوربٹ بونجی نمائندہ	300/-
41-	ماسٹر غلام نبی بلغار نمائندہ	1200/-
42-	بابو غلام علی براہ نمائندہ	180/-
43-	ماسٹر علی شاہ تھلے	1000/-
44-	مراد علی نوری کریس	200/-
45-	عبدالستار صاحب کریس	200/-
46-	ماسٹر طاہر علی	400/-
47-	ماسٹر غلام نبی نمائندہ بلغار	300/-
48-	اکبر جاوید ابدالی شگر	200/-

49-	ماسٹر شکور سرگیب	250/-
50-	ماسٹر غلام محمد سلترو نمائندہ	280/-
51-	غلام مہدی نمائندہ سکردو	1000/-
52-	محمد بشیر سابق ہیڈ ماسٹر خپلو	200/-
53-	سید ذاکر حسین ہیڈ ماسٹر تھگس	200/-
54-	ڈاکٹر محمد اسماعیل خپلو	150/-
55-	صوبیدار محمد حسین خپلو بالا	200/-
56-	محمد علی گربونگ خپلو	150/-
57-	محمد یحیٰ خپلو	150/-
58-	ظفر احمد خپلو	150/-
59-	غلام عباس خپلو	150/-
60-	غلام مہدی سرموی خپلو	150/-
61-	غلام عباس خپلو	150/-
62-	عبدالرحیم خپلو بالا	150/-
63-	محمد حسین عسکری خپلو	150/-
64-	یوسف علی جانی خپلو	150/-
65-	اخوند حسین خپلو بالا	150/-
66-	ماسٹر محمد جابر براہ	200/-
67-	غلام حسین خپلو	200/-
68-	محمد علی منیجر خپلو ان ہوٹل خپلو	200/-
69-	مولانا محمد عارف امام سترونپی خپلو	200/-
70-	مولانا اصغر علی غربوچنگ خپلو	200/-
71-	صوفی غلام حسین غریسی خپلو	200/-
72-	محمد ابراہیم جلیل کندوس	200/-
73-	سید ابراہیم ہیڈ ماسٹر چھوربٹ	200/-

21895

بقیہ جات

(باقی صفحہ 3 سے ''ذکرِ الٰہی کی فضیلت'')

ہے وہ یہ کہ آپ اٹھتے بیٹھتے اور لیٹے اللہ کو یاد رکھیں اور یاد کریں جیسا کہ قرآن پاک میں اہل ایمان کا یہ وصف بیان ہوا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کو اُٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے ہوئے بھی یاد کرتے ہیں۔ (سورۃ آل عمران۔ آیت نمبر 191)

جن کو اشغال دنیوی اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتے۔ (سورۃ النور۔ آیت نمبر 37)

ایک مسلمان کی زندگی سے بھی یہی مطلوب ہے کہ وہ ہر دم اللہ کو یاد رکھنے والا ہو جو اُٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے ہوئے اپنے رب کی یاد میں مگن رہے اور اس کیفیت کے حصول کے لئے یہ بالکل ضروری نہیں کہ آپ زندگی کا کوئی معمول یا مشغولیت ترک کریں کیونکہ ''اُٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے'' کے الفاظ خود اس حقیقت کو آشکار کر رہے ہیں۔

آپ ﷺ کا اسوہ حسنہ ہمارے سامنے ہے آپ ﷺ ہر حالت میں دل و زبان سے ذکرِ الٰہی میں مصروف رہتے۔ چنانچہ اس بنا پر احادیث مبارکہ میں مختلف اوقات و حالات میں کثرت سے ادعیہ ماثورہ منقول ہے۔ پنجگانہ نماز کے وظیفے اور ہر روز کا الگ الگ وظیفے رکھے ہوئے ہیں تمام وظیفے ہر نماز کی الگ الگ وظیفے اور دنوں کے وظیفے ملاحظہ فرمائیں۔ دعوت صوفیہ میں درج ہے ہر ایک کی تفصیل دیں تو مضمون بہت طویل ہو جائے گا۔ جس طرح بہترین غذا یا دوا اس وقت تک بے کار اور بے اثر رہتی ہے جب تک انسان صحت کے لئے مضر صحت چیزوں سے نہیں بچتا اسی طرح ذکرِ الٰہی کی تاثیر کبائر کے ارتکاب اور فرائض کے ترک کرنے کی وجہ سے ختم یا کم ہو جاتا ہے لہٰذا ذکرِ الٰہی کے ساتھ ساتھ اعمال صالحہ بھی نہایت ضروری ہیں ورنہ اس کی مثال ا مسافر کی سی ہوگی جو دو گھنٹے کے لئے اپنی منزل کی طرف چلے اور پھر سارا دن اس کے مخالف سمت میں چلتا رہے ایسا شخص منزل پر کیسے پہنچ سکتا ہے اور اعمال صالحہ عملی ذکر ہیں جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ کی اطاعت کی اس نے گویا اللہ کا ذکر کیا۔ ہماری دُعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں کثرت سے ذکر کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

☆☆☆

(بقیہ صفحہ نمبر 5 سے ''اعتکاف'')

10- استاد کی ہدایت کے مطابق رات بھر قائم اللیل رہے کروٹ لگا کر، بستر بچھا کر غفلت کی نیند سونے سے احتراز کرے۔

11- ماحول کو خاموش اور پر سکون رکھنے کی کوشش کرے بلا ضرورت بولنے سے گریز کرے بولنے کی بجائے اشارے کنائے سے کام لے

12- ہوشیار اور چست رہے غیبی اشارات آوازوں اور فتوحات کا منتظر رہے استاد اور مرشد کے ساتھ قلبی بالفاظ دیگر باطنی رابطے میں رہے اور ان کی ہدایت پر پورا پورا عمل کرے۔

13- ہلکے پھلکے سحری اور افطار پر اکتفاء کرے اور عشاء کے بعد عشائیہ کھائے سادہ کھانا کھائے البتہ متوازن ا قوت بخش خوراک کا بندوبست کرے۔

14- مغرب اور عشا کے درمیان قرآن پاک

غور، خوض کے ساتھ تلاوت کا پروگرام رکھے۔

15- خضوع وخشوع، عاجزی و انکساری اور اخلاص و یقین اعتکاف کے پورے دورانیے میں ہونا چاہیے۔

16- اعتکاف کی تکمیل پر عید منائے شکرانہ ادا کرے اور دورانِ اعتکاف کی کیفیت کو زیادہ سے زیادہ دیر تک طاری رکھنے کی سعی کرے۔

☆☆☆

(بقیہ صفحہ نمبر 8 سے "اسلام امن وسلامتی کا دین ہے")

آبرو، جان و مال کی اس طرح حفاظت کرے جس طرح وہ اپنے مال وجان کی حفاظت کرتا ہے اور تمہارے لئے تمہارے دوسرے مسلمان بھائی کی عزت وآبرو مال وجان انتہائی قابل محترم ہیں جتنے تمہارے اپنے مال وجان ہیں۔

اس سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ اسلام میں قتل وغارت کی بالکل گنجائش نہیں ہے۔ بلکہ اس کی مذمت کی گئی ہے۔ لیکن انتہائی افسوس کی بات ہے کہ ہم رسول ﷺ کے اسوہ حسنہ کو بھول چکے ہیں۔ اور ہم ذاتی مسائل میں الجھ پڑے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ رسول اکرم ﷺ کی زندگی کو سامنے رکھ کر اپنی زندگی گزاریں تو دُنیا وآخرت دونوں میں کامیابی حاصل ہوسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے حبیب حضرت محمد ﷺ کے بتائے ہوئے اصولوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆

(بقیہ صفحہ نمبر 9 سے "تصوف محمدی کا نچوڑ")

دین کے تمام اعمال کی ایک ظاہری شکل ہے اور ایک اس کی باطنی حقیقت۔ ظاہری شکل کے بغیر باطنی حقیقت کا تصور نہیں کیا جاسکتا اور باطنی حقیقت کے بغیر ظاہری شکل ایک بے جان جسم کی طرح ہے۔ بس یونہی دین کی ظاہری شکل کا تعلق شریعت سے ہے اور باطنی حقیقت کا تعلق طریقت یا تصوف سے ہے۔

ہمیں یقین ہے کہ صوفیاء کرام ہی معرفت الٰہی کی راہ پر گامزن ہیں۔ کیونکہ ان کے تمام ظاہری و باطنی حرکات و سکنات براہ راست سینہ نبوتؐ کے نور سے فیضیاب ومستفید ہوتے ہیں اور اس کائنات میں نور نبوت سے بڑھ کر کوئی نور نہیں جس سے روشنی حاصل کی جائے۔

بقول مولانا عبدالماجد دریاآبادی شریعت وطریقت کے درمیان کوئی تخالف یا تضاد مطلق نہیں بلکہ سب اکابر طریقت نے تصریح کی ہے کہ کمال شریعت ہی کا نام طریقت ہے۔ اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تک محض ظواہر تک محدود رہے اس کا نام شریعت ہے۔ اور جب قلب وباطن بھی نورانیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منور ہوجائے تو یہی طریقت ہے۔

اب ہم اس معیار پر تصوف وطریقت کا جائزہ لیتے ہیں کہ تصوف کے مقاصد ونتائج کیا ہیں۔ اگر مقاصد طریقت قرآن وسنت کی روشنی میں محمود ہیں تو یہ مقبول اور اگر مذموم ہیں تو مردود۔

طریقت کے تین مقاصد ہیں۔

1- تزکیۂ نفس

2- تصفیۂ قلب

3- معرفت ربانی

1- تزکیۂ نفس

نفس انسانی میں حیوانی قوتوں کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ اس کے برعکس روح ملکوتی قوتوں کا مظہر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

قد افلح من تزکی (الاعلیٰ ۱۴) وذکر اسم ربہ

فصلّٰی ط (۱۵) (سورۃ الاعلیٰ، آیت نمبر 14 تا 15) تحقیق وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے خود کو پاک کر لیا اور اپنے رب کا نام پکارا اور نماز ادا کی۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ص لا (۹) وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ط (۱۰) (سورۃ الشمس۔ آیت نمبر 9 تا 10) تحقیق وہ شخص کامیاب ہوا جس نے خود کو پاک کیا اور وہ شخص ناکام ہوا جس نے اسے آلودہ کیا۔

اس آیت کی تفسیر میں امام حسن بصریؒ فرماتے ہیں۔

قد افلح من زکی نفسه و اصلحها و حملها علی طاعة الله. وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے اپنے نفس کو پاک کر لیا اور اس کی صلاح کر لی اور اس کو اللہ کی اطاعت پر آمادہ کر لیا۔

قرآن مجید خود اصلاح نفس پر زور دیتا ہے۔

وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى لا (۴۰) فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ط (۴۱) (سورۃ النازعات۔ آیت نمبر 40 تا 41) اور جس نے اپنے نفس کو خواہشات کی تکمیل سے روکا پس جنت اس کا ٹھکانہ ہے۔ (جاری ہے۔)

☆☆☆

(بقیہ صفحہ نمبر 11 سے ''درود و سلام'')

پس حضور کی طرف صلوٰۃ والسلام کا تحفہ اللہ کے بے انتہا عنایتیں اور رحمتیں حاصل کرنے کا ایک کامیاب اور بہترین ذریعہ یہ ہے کہ ہم خلوص دل سے اپنے پیارے نبی ﷺ پر صلوٰۃ والسلام بھیجیں۔ جب بھی آپ ﷺ کا ذکر آئے ذکر کرنے والے اور سننے والے پر واجب ہے کہ وہ آپ ﷺ پر درود وسلام بھیجے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''اصل بخیل اور کنجوس وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ مجھ پر درود بھی نہ بھیجے۔''

عام طور پر بخیل ایسے آدمی کو کہا جاتا ہے کہ جو دولت کے خرچ کرنے میں بخل کرے۔ لیکن اس سے زیادہ بخیل وہ آدمی ہے جس کے سامنے اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کا ذکر آئے اور وہ درود وسلام اپنی زبان سے ادا کرنے میں بخل سے کام لے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ کچھ لوگ ایک جگہ بیٹھے ہوں انہوں نے اس نشست میں نہ اللہ کا ذکر کیا ہو نہ ہی اپنے نبی ﷺ پر درود بھیجا ہو ان کی وہ مجلس ذکر الٰہی اور صلوٰۃ النبی ﷺ سے بالکل خالی رہتی ہو تو یہ قیامت کے دن حسرت و خسارے کا باعث ہو گا۔ پھر چاہے اللہ انہیں عذاب دے اور چاہے معاف فرما دے یا بخش دے۔ معلوم ہوا کہ کوئی مجلس اور نشست بھی ایسی نہیں ہونی چاہئے جس میں اللہ کا ذکر نہ ہو اور رسول پاک ﷺ پر درود نہ بھیجا جائے انسان کسی بھی جگہ مشرق میں ہو یا مغرب میں خشک پر ہو یا تری پر اسے چاہئے کہ وہ ہر وقت نبی محترم ﷺ پر درود وسلام کا نذرانہ بھیجے۔

رحمت دو جہاںؐ نے ارشاد فرمایا اللہ کے کچھ فرشتے ہیں جو دُنیا میں چکر لگاتے رہتے ہیں اور میرے امتیوں کا درود وسلام مجھے پہنچاتے ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں ''ہم نے جو کچھ پایا خواہ وہ دُنیاوی انعامات ہو یا دینی سب کا سب صرف درود شریف کی برکتوں سے پایا۔''

صبح وشام لاکھوں کروڑوں اُمتی آپ ﷺ پر درود سلام بھیجتے ہیں نبی پاک ﷺ کے روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر سلام پیش کرنے والوں کا ہر وقت تانتا بندھا رہتا ہے مگر جب

بھی کوئی امتی درود وسلام عرض کرتا ہے فرشتوں کے ذریعے یا براہ راست آپ ﷺ تک پہنچتا ہے اور آپ ﷺ اس سلام کا جواب دیتے ہیں۔

حضرت عمر فاروق کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا "دعا آسمان اور زمین کے درمیان ہی اٹکی رہتی ہے اور اوپر نہیں جا سکتی جب تک نبی پاک ﷺ پر درود وسلام شامل نہ ہوں۔ گویا درود پاک دعا کی قبولیت کا وسیلہ ہے۔

ہمیں چاہئے کہ حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی اور سید محمد نوربخش کے علاوہ دیگر بزرگان دین کے دی ہوئی دعائیں جن میں بکثرت درود وسلام شامل ہیں کے ورد کریں۔ اللہ ہم سب کو حق پر قائم رہنے اور حق پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

☆☆☆

(بقیہ صفحہ نمبر 12 سے "حقوق العباد")

اسلام نے حقوق العباد اور خدمت خلق کو جو اہمیت دی ہے۔ اس سے پہلے کسی معاشرے یا شریعت نے نہیں دی مجبوروں اور یتیموں کی سرپرستی کا ثواب مروجہ کئی عبادات سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ اسلام اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ ایک فرد گوشے میں بیٹھ کر خدا کی عبادات میں مصروف رہ کر اپنی عاقبت سنوارنے کی فکر میں رہے اور دوسرے افراد اور معاشرے کو نظر انداز کردے۔

لہٰذا اسلام میں خدمت خلق پر زور دیا گیا ہے۔ اور خدا ان سے خوش ہوتا ہے جو مخلوق کو فائدہ پہنچائیں اور اللہ تعالیٰ ایسے انسانوں کو بلند مقام عطا فرماتا ہے اور ان کی رفعت وعظمت کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

☆☆☆

مری کے معروف سماجی کارکن نور احمد کی والدہ انتقال کرگئیں

کوہ مری کے معروف سماجی کارکن نور احمد کی والدہ اور محمد یوسف چینکیہ کی اہلیہ نور رشید یا یحییٰ فیڈریشن اسلام آباد کے سابق جنرل سیکرٹری احمد سلیم اور مسٹر معروفی کی خالہ اور مسٹر ڈاکٹر غازی نعیم کی نانی مورخہ ۱۳ مارچ ۲۰۰۶ کو اچانک حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کرگئیں۔

مرحومہ کی نماز جنازہ میں مری کے علاوہ راولپنڈی، اسلام آباد، کراچی، لاہور، واہ کینٹ اور پشاور سے عزیز واقارب اور سینکڑوں کی تعداد میں مقامی لوگوں نے شرکت کی۔ ادارہ نوائے صوفیہ مرحومہ کی وفات پر تمام عزیز واقارب کے غم میں برابر کے شریک ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائیں اور تمام لواحقین کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائیں آمین۔

ایڈمن آفیسر سی ڈی اے احمد سلیم کی والدہ بھی انتقال کرگئیں

سی ڈی اے اسلام آباد میں متعین ایڈمن آفیسر احمد سلیم جن کا تعلق گلشن کبیر بلتستان سے ہے ان کی والدہ محترمہ اور بابا محمد علی سلتروی کی ہمشیرہ (رباب) پانچ گھنٹے کی مختصر علالت کے بعد ۱۶ مارچ بروز جمعرات سی ڈی اے ہسپتال میں انتقال کرگئیں مرحومہ کی نماز جنازہ میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے شخصیات کے علاوہ پاکستان کے مختلف شہروں سے انکے عزیز واقارب نے شرکت کی ان میں لاہور، کراچی، پشاور، مری، واہ کینٹ، راولپنڈی، اسلام آباد اور کینیڈا شامل ہے۔ آگاہ رہے مرحومہ مسٹر سی ایچ معروفی کی والدہ، مسٹر ڈاکٹر غازی نعیم، مسٹر ڈاکٹر محمود اور مسٹر عابد عبداللہ چیف ایڈیٹر بادشال کی نانی تھیں آگاہ رہے مرحومہ کی چھوٹی بہن انکی فوتگی سے تین دن قبل مری میں انتقال کرگئی تھیں مرحومہ یہ صدمہ برداشت نہ کرسکی اور چوتھے دن مالک حقیقی سے جا ملی۔ ادارہ نوائے صوفیہ اس غم میں سوگوار خاندان کے ساتھ برابر کے شریک ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائیں اور تمام لواحقین کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائیں آمین۔

ایڈیٹر نوائے صوفیہ علامہ محمد بشیر کا کامیاب اپریشن

ایڈیٹر ماہنامہ نوائے صوفیہ اور معروف عالم دین علامہ محمد بشیر صاحب پتہ کی کامیاب اپریشن کے بعد ہسپتال سے گھر منتقل ہوگئے ہیں۔ موصوف کچھ عرصہ سے پتہ میں پتھری کی وجہ سے تکلیف محسوس کررہے تھے گذشتہ دنوں پولی کلینک اسلام آباد میں کامیاب اپریشن ہوا اب وہ روبصحت ہیں عوام کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ انھوں نے ہسپتال میں عیادت کرنے والوں اور صحت یابی کے لئے دعا کرنے والے تمام احباب کا بذریعہ نوائے صوفیہ شکریہ ادا کیا ہے۔ ادارہ



ایڈیٹر ماہنامہ نوائے صوفیہ انٹرنیشنل علامہ محمد بشیر

اسلامی فلسفہ تعلیم

سلمان علی شگری، اُردو یونیورسٹی، شعبہ تعلیم، کراچی

اسلام کے فلسفہ کو ایک مکمل اور قابل عمل ضابطہ حیات کی صورت سے جانچا جائے تو دیگر فلسفوں کے اعتبار سے قطعی منفرد ہے۔ اس کی ابتدا انسانی عقل وشعور کے ذریعے نہیں ہوئی حالانکہ مغرب کے جتنے بھی فلسفے ہیں وہ کسی کے عقل وشعور کا تخلیق کردہ ہے۔ مثلاً فلسفہ تصوریت کا آغاز سقراط اور افلاطون سے ہوا۔ فلسفہ حقیقت کی ابتدا ارسطو کے دور سے ہوا اور فلسفہ فطرتیت کے بانی روسو اور ہربارٹ اسپنر وغیرہ ہے۔ جبکہ اسلامی فلسفہ کو خود خداوند تعالیٰ نے اسے تخلیق فرمایا ہے۔ یہ دُنیا کا قدیم ترین فلسفہ ہے جو الہامی ہونے کے ساتھ ساتھ آج تک اپنی اُسی ہیئت میں موجود ہے۔ اس کی ابتدا موجودہ دُنیا میں تو آنحضرت ﷺ تک وحی کی شکل میں پہنچائے جانے والے احکامات الٰہیہ سے ہوئی جنہیں بعد میں ''قرآن'' کی صورت میں یکجا کرلیا گیا لیکن اس کی اصل ابتدا تمام کائنات کی تخلیق سے بھی پہلے ہوئی تھی۔ حضرت محمد ﷺ نے اس کی تشریح واشاعت اپنی حیات طیبہ اور احادیث کی شکل میں کی جس کی مزید تشریح وتوضیح آج تک ہزاروں مفکرین کر چکے ہیں۔ یہ فلسفہ نہ صرف دنیاوی زندگی بلکہ اس کے بعد والی زندگی کے بارے میں مفصل لائحہ عمل سے باخبر رکھتا ہے اور انسان کو اس کی اصل تخلیق اور کائنات کی اصل حیثیت سے باخبر رکھتا ہے۔ اس کی رُو سے خداوند تعالیٰ جو ایک ہے اور کوئی اس کا شریک نہیں وہ ہی اس دُنیا کا خالق اور تمام حقیقتوں کا مرکز ہے جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے ''اللہ نور السموٰت والارض'' (اللہ ہی زمینوں اور آسمانوں کا نور ہے)

''ان اللہ علی کل شیء قدیر'' (تحقیق اللہ تمام چیزوں پر قادر ہے) کائنات کی تمام اشیاء اور انسان خداوند تعالیٰ کی تخلیق ہیں اور وہی اس کائنات کا محور ہے۔ یہ کائنات اسی زمین اور آسمان پر مشتمل نہیں جو ہمیں نظر آتی ہے بلکہ اسکے پس پردہ اور کئی کائنات اور مخلوقات موجود ہیں جس کا علم صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو ہے قران میں اس امر کا واضح علان کیا گیا ہے کہ اللہ دُنیا کی تمام چیزوں کا علم رکھتا ہے اور وہ تمام جاننے والوں سے برتر واعلیٰ ہے۔

فلسفہ اسلامی ایک ایسا فلسفہ ہے جس میں ترمیم وتنسیخ کی گنجائش نہیں اس لئے کہ اس کے مکمل ہونے کا واضح اعلان کیا جاچکا ہے۔ اور اس فلسفہ کو پسندیدہ فلسفہ بھی قرار دیا گیا ہے۔ یعنی ''آج کے دن میں نے تمہارے لئے دین کو مکمل کردیا اور میں نے اپنی پوری نعمتیں تم کو عطا کردیں اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا'' لہٰذا اسلام مکمل دین ہونے کی وجہ سے صرف عبادات ہی کا نظام نہیں بلکہ سیاسی، سماجی، معاشی اور اخلاقی غرض زندگی کے ہر پہلو کا واضح اور تفصیلی لائحہ عمل پیش کرتا ہے اور ایسے رہنما اصول ترتیب دیتا ہے جو ہمیشہ ہمیشہ قائم رہیں گے۔

اسلام کا فلسفہ تعلیم

اسلام نے جو اُبدی اور آفاقی فلسفہ حیات پیش کیا وہ خداوند تعالیٰ کی اپنی تخلیق ہونے کے باعث تمام غلطیوں سے پاک ہے خدا کی وحدانیت اور اس کے رسول محمد ﷺ کی نبوت کے اقرار کے ساتھ ساتھ اسلام نے زندگی کے کئی ایسے گراں قدر اصول بیان کئے ہیں جو تعلیمی فلسفہ کے رہنما اصول قرار دیئے جاتے ہیں تمام علوم کا منبع ومرکز ذات خداوندی کو قرار دیا گیا ہے اور انسان کی تخلیق کا واحد سبب رضائے الٰہی قرار دیا گیا ہے کہ

حصول علم کا سبب بھی رضائے الٰہی ہے لیکن رضائے الٰہی سے مراد صرف عبادات نہیں بلکہ انسانوں اور دُنیا کی دیگر مخلوقات یہاں تک کہ بے جان اشیاء کے حقوق کا ایسا واضح نظام ہے جو ایسے مثالی معاشرہ کے قیام کے لئے ضروری ہے جو عدل و انصاف اور دیانتداری پر مبنی ہو۔ حقوق اللہ، حقوق العباد، حقوق ذات اور حقوق کائنات کا نظام اتنا واضح اور تفصیلی ہے کہ ہر فرد اپنی دنیا اور اس کے تمام معمولات سے بحسن وخوبی عہدہ برآ ہو سکتا ہے تعلیم صرف عبادات ہی کا نام نہیں رہتا بلکہ ایک اچھا خاصا سیاسی و معاشرتی عمل بن جاتا ہے اسلام انسانوں کو دُنیا کے مطالعہ کے لئے آمادہ کرتا ہے اور انہیں چاند سورج کی تسخیر کی دعوت دیتا ہے وہ فطریت کے فلسفہ کی طرح بچّوں کو تعلیم و تربیت دینے کے لئے صحراؤں اور پہاڑوں یا دریاؤں تک محدود نہیں کرتا بلکہ زندگی کی تمام چیزوں میں بھرپور حصہ لینے پر آمادہ کرتا ہے اس کی تعلیمات میں تعلیم کو بنیادی اہمیت حاصل ہے اور یہ تمام مردوں اور عورتوں کے لئے لازمی ہے۔ تعلیم سے مراد صرف عبادات کا طریقہ کار سیکھنا اور قرآن وحدیث کا مطالعہ کرنا ہی نہیں بلکہ ان سب کو سمجھنا اور ان سے اپنی روزمرہ زندگی کے لئے اکتساب کرنا بھی تعلیم میں شامل ہے اسلام ہر اُس علم اور مہارت کو حاصل کرنا فرض قرار دیتا ہے جو انسان کی فلاح کے لئے لازمی ہے۔ تعلیم ایک ایسا اہم فریضہ قرار دی جاتی ہے جہاں تک معاشی اور معاشرتی استحکام کا تعلق ہے۔ اسلام تمام جائز پیشوں کی تربیت اور دُنیا کی دیگر اقوام اور ان کے معاشرتی نظام کے مطالعہ پر پابندی عائد نہیں کرتا بلکہ وسیع النظری کا ثبوت دیتے ہوئے لوگوں کو حصول علم کے لئے جستجو کرنے کی دعوت دیتا ہے۔

مقاصد تعلیم

اسلامی نقطہ نظر سے تعلیم کا سب سے اولین مقصد حیات رضائے الٰہی کا حصول ہے جس میں زندگی اس طور سے گزاری جائے کہ خدا کی خوشنودی حاصل کی جا سکے۔ جسے روحانیت بھی کہا جاتا ہے۔ مفکرین تعلیم کا کہنا ہے کہ دُنیا میں جو عالمگیر لڑائیاں ہو چکی ہیں۔ جس کی وجہ روحانیت کی تعلیم کی کمی ہے۔ دوسرا مقاصد معاشریت ہے یعنی تعلیم اس طرح سے دی جائے کہ ایک مثالی معاشرہ قائم ہو سکے اور ایک بہترین جمہوری نظام قائم ہو۔ تاکہ ان میں نظم وضبط، عوامی خدمت، بے غرضی اور ثابت قدمی جیسے اوصاف کو فروغ دیا جا سکے۔

اور تیسرا اہم شعبۂ پیشہ ورانہ تعلیم ہے جو معاشرے کی مادی بقا کے لئے ضروری ہے تاکہ وہ معاشی طور پر مستحکم ہو۔ تو یہ تمام مقاصد فلسفۂ اسلام میں نمایاں موجود ہیں اور تعلیم انسان کو چند اہم حقوق کی ادائیگی کے لئے بھی تیار کرتی ہے۔

1- حقوق اللہ

اللہ کی وحدانیت اور طاقت پر ایمان لانا اور اس کی عبادات کے ساتھ ساتھ اس کے انبیاء کرام، فرشتوں اور محشر اور کتابوں پر ایمان لانا۔

2- حقوق العباد

دُنیا کے تمام انسانوں کے حقوق دیانتداری سے ادا کرنا مثلاً والدین اور اہل خاندان کے حقوق، پڑوسیوں کے حقوق اور دوسرے انسانوں کے حقوق۔

3- حقوق نفس

انسان خدا کی تخلیق کا شاہکار ہے اس لئے خود کو نقصان

پہنچانا بھی ظلم کے دائرہ میں آتا ہے جس کی صفائی اور اپنی ضروریات کو پورا کرنا انسان کے اُن فرائض میں شامل ہے جو اس کی ذات کے تعلق سے اس پر لازم ہیں۔

4- حقوق کائنات

اللہ اور اُس کے بندوں کے علاوہ بھی دُنیا میں لاتعداد اشیاء مثلاً زمین، آسمان، درخت، پہاڑ، پانی اور جانور وغیرہ موجود ہیں۔ ان سب کے بھی انسان پر کئی حقوق عائد ہوتے ہیں۔

مندرجہ بالا حقوق کی ادائیگی کے قابل ہونا تعلیم کا اہم مقصد قرار دیا جاتا ہے بعض محققین کے خیال میں اسلام میں تعلیم کا اہم مقصد فکر صالح کا حصول ہے تاکہ اس کے ذریعے عمل صالح سرانجام دیئے جاسکیں۔

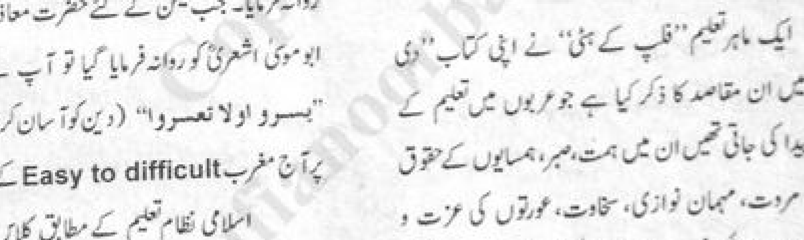
ایک ماہر تعلیم ''فلپ کے ہٹی'' نے اپنی کتاب ''دی عربس'' میں ان مقاصد کا ذکر کیا ہے جو عربوں میں تعلیم کے ذریعے پیدا کی جاتی تھیں ان میں ہمت، صبر، ہمسایوں کے حقوق (جوار)، مروت، مہمان نوازی، سخاوت، عورتوں کی عزت و حفاظت، وعدہ ایفائی وغیرہ۔ ایک اور مسلم مؤرخ نے مقاصد تعلیم بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ دنیا چار چیزوں پر قائم ہے۔ (1) دانشمند کے علم (2) امیر آدمی کے انصاف (3) نیک آدمی کی عبادت (4) بہادر آدمی کی بہادری۔ لہٰذا ان چاروں خصوصیات کا حصول اسلام میں تعلیم ہی کے ذریعے ممکن ہے۔

الغرض اسلام صرف عبادات اور اخلاق اور معاشرتی اقدار کو ہی تعلیم کا مقصد قرار نہیں دیتا بلکہ محنت کی عظمت (Dignity of Labour) اور پیشہ ورانہ مہارت (Professional Competency) کے حصول پر بھی زور دیتا ہے۔

طریقہ تدریس

اسلام نے تدریس کے لئے ''آسان سے مشکل'' اور ''سادہ سے پیچیدہ'' کے اصول کی بنیاد رکھی۔ جو مغرب نے جدید ترین تدریسی طریقوں کی بنیاد پر اختیار کر رکھا ہے اس طریقے کی ابتدا کی علامتیں اُس وقت سے ملتی ہے۔ جب فتح مکہ کے بعد حضور ﷺ نے مسلمانوں کو مختلف علاقوں میں تبلیغ دین کے لئے روانہ فرمایا۔ جب یمن کے لئے حضرت معاذ بن جبلؓ اور حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کو روانہ فرمایا گیا تو آپ نے نصیحت فرمائی کہ ''یسروا ولا تعسروا'' (دین کو آسان کرو مشکل نہ بناؤ) جس پر آج مغرب Easy to difficult کے تصور کا داعی ہے۔

اسلامی نظام تعلیم کے مطابق کلاس کی ترتیب موجودہ مغربی انداز سے نہیں بلکہ ایک حلقہ یا دائرہ کی شکل میں ہوتی ہے تاکہ ایک دوسرے کے چہرے کے تاثرات دیکھ سکیں دائرہ میں بیٹھنے والی کلاس Face to face contact کی بہترین مثال ہے۔



علامہ محمد بشیر صاحب عیدالاضحیٰ کے موقع پر عید کے اجتماع سے خطاب کر رہے ہیں۔

ضروری اطلاع

نوائے صوفیہ کے مستقل قارئین حضرات کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آئندہ مستقل خریداروں کے چندہ کی میعاد بارہ (12) شمارے مکمل ہونے پر ختم ہوگی اس مقصد کے لئے مستقل خریداروں کے پوسٹل ایڈریس پر خریداری نمبر کے ساتھ سالانہ چندہ کی میعاد کا آخری نمبر بھی پنسل سے تحریر کیا ہوا ہے مستقل خریدار حضرات اس کو مدنظر رکھ کر سالانہ چندہ ارسال کیا کریں۔ سالانہ چندہ بشمول ڈاک چارج -/200 روپے مقرر ہے۔ اگر کسی کو رسالہ نہ مل رہا ہو یا ایڈریس تبدیل ہو چکا ہو تو خریداری نمبر کے ساتھ مطلع فرمائیں تاکہ ریکارڈ درست کیا جا سکے۔

قارئین کو مشورہ

نوائے صوفیہ کے تمام قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ نوائے صوفیہ کے بارہ یا چوبیس شماروں کی جلد بندی کر کے اپنے ریکارڈ میں محفوظ کرلیا کریں تاکہ یہ ضائع ہونے سے بچ جائیں اور آئندہ نسل کے کام آسکیں۔ اس رسالے کے تمام مقالہ جات وقت و حالات کے ساتھ ساتھ ایک ضخیم کتاب کی حیثیت رکھتے ہے خصوصاً ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' اور ''مجموعہ شریعت محمدیہ'' اور ''بین الاقوامی دنیائے تصوف کی خبریں'' اور ''بڑے بڑے مفکروں اور ڈاکٹروں کے مقالہ جات'' اور ''تعارف صوفیہ نوربخشیہ کے مضامین'' انتہائی اہمیت کے حامل ہیں جو آپ کو لائبریریوں سے نہیں مل سکتے۔ لہٰذا اسے محفوظ کر کے علمی ذوق کا ثبوت دیں۔

Copyright www.sultanbakhshia.org